سبز رتوں کا موسم

صائمہ اکرم

پنجاب یونیورسٹی کے کمرۂ امتحان میں موت کا سا سناٹا تھا...... سبھی چہرے اپنی اپنی جوابی شیٹس پر جھکے ہوئے تھے کچھ چہروں پر سراسیمگی اور فکرمندی کے آثار نمایاں تھے جب کہ کچھ مکمل سنجیدگی اور محویت سے اپنا پرچہ کرنے میں مگن تھے۔ پہلی لائن میں آٹھویں نمبر پر بیٹھی عروبہ کے چہرے پر پھیلی بے زاری اور کوفت دور ہی سے نظر آ رہی تھی۔

"یار ماہم، یہ باغ و بہار کس مصنف کی تصنیف

ہے؟'' عروبہ نے تیز وطرار اور ہوشیار سپرنٹنڈنٹ سے آنکھ بچا کر تھوڑا سا نیچے جھک کر آہستگی سے سرگوشی کی لیکن ماہم کا آج خون شاید سفید ہو چکا تھا جبھی وہ ڈھٹائی سے بولی۔

''خدا کی قسم، میری نہیں ہے۔'' اپنی بات مکمل کر کے وہ اپنی جوابی شیٹ پر تیزی سے قلم چلانے لگی جب کہ عروبہ کا اس لمحے دل چاہا کہ اس کے ہاتھ میں قلم کے بجائے خنجر ہوتا تاکہ وہ اس بے وفا، بے مروت اور طوطا چشم لڑکی کی گردن تو ضرور ہی اڑا دیتی جو اس وقت سارے رشتے بھلائے دھڑا دھڑ پیپر حل کرنے میں مصروف تھی حالانکہ گھر میں ''کچھ اور لگے'' ہوا تھا۔

''شرافت سے بتا دو ورنہ امجد بھیا سے شکایت کروں گی کہ اس گھٹیا لڑکی نے مجھے پیپر میں کچھ نہیں بتایا' اس لیے ایسی فضول لڑکی کو کم از کم میں اپنی بھابی نہیں بنا سکتی......'' عروبہ اب ڈائریکٹ دھمکیوں پر اتر آئی تھی۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ آگے بیٹھی اپنی کزن کا قیمہ تو ضرور ہی بنا دے۔ اس دھمکی پر ماہم کا تیزی سے چلتا ہوا قلم رکا...... اس نے تھوڑا سا مڑ کر بڑی خونخوار نظروں سے اپنی زمانے بھر کی نکمی اور نالائق کزن کو دیکھا جو اس وقت زمانے بھر کی خفگی اور ناراضی چہرے پر سجائے اس کی طرف متوجہ تھی...... اس نے ڈرتے ڈرتے اسٹیج پر بیٹھے سپرنٹنڈنٹ کو دیکھا جو اپنے کام میں مگن تھا اور نسبتاً دھیمے لہجے میں غرائی۔

''بکواس بند کرو' یہ وہی معروضی سوالات ہیں جو میں رات کو رٹے لگا کر یاد کر رہی تھی اور محترمہ اس وقت ٹی وی پر منحوس سا گانا ''موجاں ہی موجاں'' دیکھتے ہوئے مونگ پھلی ٹھونس رہی تھیں۔ اب مرو کہیں جا کر، خبردار مجھے دوبارہ تنگ کیا یا امجد کی دھمکی دی، انہوں نے ہی مجھے کہا تھا کہ کوئی ضرورت نہیں اس نالائق کو کچھ بتانے کی۔'' ماہم کے دو ٹوک انداز پر عروبہ کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا اور اس سے زیادہ اسے اپنے سگے بھائی کے خون سفید ہونے پر ڈھیروں غصہ آیا تھا۔ وہ اپنے دکھ اور رنج میں ڈوبی ہوئی تھی' اسے پتا ہی نہیں چلا کہ کب سپرنٹنڈنٹ اس کے سر پر آن کھڑا ہوا۔

''محترمہ اگر آپ اپنی نظریں دوسروں کے پیپر کے بجائے اپنے پیپر پر رکھیں تو آپ آئندہ کئی سال تک ایم اے کے پیپرز دے سکتی ہیں ورنہ نقل کرنے کے جرم میں آپ کو تین سال تک ڈس کوالیفائی ہو کر گھر پر مکھیاں مارنا ہوں گی۔'' عروبہ نے غصے سے اپنے سامنے کھڑے براؤن پینٹ کوٹ میں ڈیشنگ پرسنالٹی والے سپرنٹنڈنٹ کو دیکھا جس کی خوبصورت پرسنالٹی اور وجاہت کو اس نے پیپر شروع ہونے سے پہلے چند منٹ پہلے ماہم کے ساتھ خوب سراہا تھا...... وہ دونوں حیران تھیں کہ چار پیپرز کے بعد اچانک گنجے اور ادھیڑ سپرنٹنڈنٹ کے بجائے یہ چاکلیٹی ہیرو کہاں سے نمودار ہو گیا تھا' وہ تو تیز طرار سی سونیا یہ اطلاع لے کر ایک منٹ میں آئی تھی کہ پہلے والے سپرنٹنڈنٹ کی والدہ کی اچانک ڈیتھ کی وجہ سے یہ موصوف ان کی جگہ آئے تھے۔

''محترمہ! میں آپ سے کہہ رہا ہوں کہ اپنی نظریں اپنے پیپر پر رکھیں۔'' اس کی سخت آواز پر عروبہ نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا جس کی ڈیشنگ پرسنالٹی اب اسے زہر لگ رہی تھی۔

''آپ میری جگہ پر بیٹھ کر دیکھ لیں کہ مجھے کتنا ''دوسروں'' کا پیپر نظر آ رہا ہے اور دوسرے بھی دو ہمسایوں کے حقوق اور رشتے داروں سے صلہ رحمی کے جذبات سے عاری ہوں۔'' عروبہ نے انتہائی ناخوشگواری سے جواب دیا اور اپنے پیپر کی طرف متوجہ ہو گئی جو اس کی سمجھ سے بالاتر تھا۔

''بہرحال بی بی! میں آپ کو صبح سے نوٹ کر رہا ہوں کہ آپ مسلسل آگے والی محترمہ کو ڈسٹرب کر رہی ہیں۔ اب مزید آپ نے ڈسٹربنس کری ایٹ کی تو میں آپ کی جگہ تبدیل کر دوں گا۔'' اس نے دو ٹوک انداز میں اپنے سامنے بیٹھی ہوئی لڑکی کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا جس کا سرخ و سپید چہرہ غصے کی زیادتی سے اب دہک رہا تھا۔

''بہت مہربانی آپ کی اگر تیسری لائن میں رکھی چوتھی خالی چیئر پر آپ مجھے بٹھا دیں گے۔'' عروبہ

بھی اب سراسر اسے چڑا یا تھا۔

''کیوں......؟'' اس نے بمشکل ضبط کر کے پوچھا۔

''وہاں میری ایک اور دوست بیٹھی ہے آج اسے بھی آزمانا چاہتی ہوں تاکہ مجھے بعد میں کوئی حسرت نہ رہے اور کسی یقین آ جائے کہ مشکل وقت میں سایہ بھی ساتھ چھوڑ جاتا ہے۔'' عروبہ کے ڈھیٹ لہجے پر ماہم نے مڑ کر اسے خونخوار نظروں سے دیکھا اور آنکھوں ہی آنکھوں میں تنبیہہ کی...... جو اس وقت شیر کے غار میں ہاتھ دینے پر تلی بیٹھی تھی...... دو چار اور لڑکیوں نے بھی پیپر چھوڑ کر بڑی دلچسپی سے یہ منظر دیکھا...... جبکہ وہ بے پروائی سے بیٹھی زبردستی مسکرا رہی تھی...... سپرنٹنڈنٹ نے مکمل سنجیدگی سے اسے دیکھا اور اپنے ڈپٹی کو آواز دی۔

''اظہر' ان محترمہ کی سیٹ چینج کر دیں اور سب سے آگے جو چیئر خالی پڑی ہے وہاں ان کا رول نمبر لگا دیں اور یہ دوبارہ ڈسٹربنس کری ایٹ کریں تو شیٹ کینسل کر کے میرے پاس لے آئیں' مجھے ان کا کیس بناتے ہوئے دلی خوشی ہو گی۔'' اپنی بات مکمل کر کے وہ رکا نہیں...... ماہم کے چہرے کا رنگ تیزی سے اڑا اس نے فکرمندی سے اپنی فرسٹ کزن کو دیکھا جس کو وہ خوامخواہ ستا رہی تھی' ارادہ یہی تھا کہ اپنا سوال مکمل کر کے اسے معروضی سوالات کروا دے گی مگر اس کی یوں ہجرت کا وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔

عروبہ نے اپنی چیزیں اٹھاتے ہوئے شعلہ بار نظروں سے اسے دیکھا اور بڑے پُراعتماد انداز میں مطلوبہ چیئر پر جا کر بیٹھ گئی۔ اس کے دائیں جانب بیٹھی اس کی کلاس فیلو حرا نے اسے مسکرا کر خوش آمدید کہا تو عروبہ کے چہرے پر بھی بے ساختہ مسکراہٹ پھیل گئی۔ بائیں جانب بیٹھی ہما کا پیپر صاف نظر آ رہا تھا اس نے آرام اور سکون سے بیٹھتے ہی دائیں بائیں کا جائزہ لیا اس کی پوری کلاس میں زیادہ تر لوگ بڑی محویت اور تیزی سے پیپر کر رہے تھے اور ساٹھ لوگوں کی کلاس میں صرف چار بوائز تھے جو اس وقت سب سے آخر میں تھے...... لیکن پورا سال یونیورسٹی میں ریلکس پھرنے کے بعد بھی ہر سمسٹر بڑی کامیابی سے پاس کر جاتے تھے۔

عروبہ نے دائیں بائیں دیکھنے کے بعد اپنے سے کچھ قدم کے فاصلے پر بنے اونچے اسٹیج کی طرف دیکھا۔ سپرنٹنڈنٹ کو اپنی طرف محویت سے دیکھتا پا کر وہ ایک لمحے کو ٹپٹا گئی...... بے اختیار پہلو بدلا اور سوالیہ پیپر اٹھا کر ایک دفعہ پھر پڑھنا شروع کر دیا جس میں سے زیادہ تر سوالات اسے نہیں آتے تھے۔ تین سوالات وہ حل کر چکی تھی اور چوتھے اور پانچویں نے اسے ''دقت'' میں ڈال رکھا تھا۔ ایم اے اردو کا جدید شاعری کا پیپر تھا۔

سوالیہ پیپر تین دفعہ پڑھنے کے بعد اس نے دل ہی دل میں سپرنٹنڈنٹ کو بے دریغ کوسا اور کن انکھیوں سے ہما کے پیپر کی طرف دیکھا جو ''پروین شاکر'' کی غزل نگاری پر دھڑا دھڑ لکھ رہی تھی ہما کی اچھی طرح سائز میں ''بڑی'' لکھائی پر آج اسے بے انتہا پیار آیا تھا...... ہما کے فربہی مائل جسم کا سب سے زیادہ وہی ریکارڈ لگایا کرتی تھی لیکن اس وقت اس کی لکھائی کے سائز نے اس کی مشکل کافی آسان کر دی تھی...... اس نے تھوڑا سا جھک کر اور نظر بچا کر لکھنا شروع کر دیا۔

''پروین شاکر کی غزلوں میں غزل کے پیکر کا احساس ہے' اس کی ایک وجہ پروین کی نسوانی بصیرت بھی ہو سکتی ہے' جس نے غزل کو ایک کومل لڑکی کے روپ میں دیکھ لیا تھا......'' عروبہ نے ابھی اتنا ہی لکھا تھا...... کہ سپرنٹنڈنٹ نے حاضری والا صفحہ اس کے سامنے لہرایا...... ایک لمحے کو اس کا رنگ تیزی سے اڑا...... لیکن جلد ہی اس نے خود کو سنبھالا۔

''محترمہ! پروین شاکر کی غزل نے کومل لڑکی کا روپ یقیناً ویسے ہی دیکھا ہو گا جیسے کہ اس وقت میں نے آپ کو دھڑا دھڑ نقل کرتے ہوئے دیکھا ہے......'' سپرنٹنڈنٹ نے طنزیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

''جی نہیں سر! میں نے کسی کی نقل نہیں کی بلکہ خود لکھ رہی ہوں۔'' اس نے ڈھٹائی سے وضاحت دی۔

''میں نے کب کہا کہ آپ خود نہیں لکھ رہی ہیں یقیناً آپ اپنے قلم سے ہی بائیں طرف والی محترمہ کا دیکھ

دیکھ کر لکھ رہی ہیں۔ میں آپ کو لاسٹ وارننگ دے رہا ہوں۔'' وہ بے زاری سے بولا تھا اور پھر کچھ یاد آنے پر بولا۔

''اور یہ ایس ایف سکسٹین پر حاضری لگاتے ہوئے آپ نے اگلی والی محترمہ کا رول نمبر اپنے نام کے ساتھ کیوں لکھا ہے؟ مانا کہ آپ نقل لگانے میں ایکسپرٹ ہیں اور کوئی عادی مجرم محسوس ہوتی ہیں لیکن بندہ کم از کم رول نمبر تو اپنا ہی لکھتا ہے۔ یہ ''جعلی'' کام آپ کم از کم میرے سینٹر میں امتحان دیتے ہوئے نہیں کر سکتیں یہاں اس رول نمبر کو ریمور سے صاف کر کے اور آنکھیں کھول کر اپنا لکھیں۔'' سپرینٹنڈنٹ کا سخت اور دو ٹوک لہجہ عروبہ کو اچھا خاصا تپا گیا۔

''منحوس......!'' اس نے دل ہی دل میں اسے کوسا اور غصے میں ان کے ہاتھ میں پکڑا کاغذ اپنی طرف کھینچا۔ سپرینٹنڈنٹ نے استہزائیہ تبسم سے اپنے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پنک پھولدار سوٹ میں ملبوس اس طالبہ کو دیکھا جو صبح سے اسے زچ کر رہی تھی۔ اس کا چہرہ ہر قسم کے میک اپ سے مبرا صاف شفاف تھا البتہ بڑی بڑی روشن آنکھوں میں کاجل کی باریک سی لائن نے انہیں مزید خوبصورت بنا رکھا تھا۔ گلابی رخساروں پر غصہ اور ناراضی عجیب سی بہار دکھا رہی تھی...... وہ انتہائی تلملائے ہوئے انداز سے اب اپنا رول نمبر لکھ رہی تھی۔

''یہ لیں، میں نے کوئی جان بوجھ کر نہیں لکھا تھا بس ایک ہندسے سے گڑبڑ ہوگئی اور ٹینشن میں ایسا ہو ہی جاتا ہے۔'' وہ بے دلی سے وضاحت دیتے ہوئے بولی۔ اس کے بچکانہ انداز پر ''اسفر درانی'' کے چہرے پر بے ساختہ مسکراہٹ دوڑ گئی۔

''اچھی بات ہے لیکن ٹینشن میں مزید گڑبڑ مت کر لیجیے گا کیونکہ آپ کے بائیں طرف والی محترمہ پروین شاکر والا سوال مکمل کر کے فیض احمد فیض والا سوال شروع کر چکی ہیں۔ کہیں آپ پروین شاکر کی رومانوی شاعری میں فیض احمد فیض کی انقلابی شاعری کی خصوصیات لکھنا شروع کر دیں۔'' اسفر کا لہجہ متبسم و شریر تھا۔

''اللہ کرے مر جاؤ تم......'' عروبہ نے کھا جانے والی نظروں سے جھنجلا کر اسے دیکھا اور دل میں دفعہ پھر اسے خراج تحسین پیش کیا......اور چڑ کر بولی۔

''اگر آپ کو مجھ سے اتنی ہی ہمدردی ہو رہی ہے اس نے جس شیٹ پر پروین شاکر والا سوال لکھا ہے مجھے لے دیں ورنہ میرا ٹائم ضائع نہ کریں۔''

''میں کسی نکمی اور نالائق لڑکی کا فیل ہو جانا زیادہ پسند کروں گا بجائے اس کے کہ اسے ''بوٹیاں'' فراہم کر کے پاس کروایا جائے۔'' اس نے بھی جواباً چڑایا۔ ہاتھ میں حاضری شیٹ پکڑی اور اسٹیج کی طرف بڑھ گیا۔ غصے کی زیادتی سے عروبہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور ایک دم سے پروین شاکر کی شاعری کی خصوصیات اس کے دماغ میں روشن ہوئی تھیں۔ بڑے ابا تو ہمیشہ کہتے تھے کہ عروبہ کا غصے سے دماغ خاصا چلتا ہے ورنہ پڑھائی سے اس کی بے زاری کا پورا گھر گواہ تھا...... ابھی پی ٹی وی کے کسی پروگرام میں پروین شاکر کے متعلق ہونے والا ڈسکشن اسے یاد آ رہا تھا۔ اس کا قلم بھی دھڑا دھڑ چلنا شروع ہو گیا تھا...... اور پتا نہیں کہاں سے گمشدہ شاعری اس کے دماغ میں آ رہی تھی۔

رہ گئے دستِ صبا کملا کر
پھول کو آگ لگا دی ہم نے
آتش و گل ہو کہ ہو شعلہ ساز
جلنے والوں کو ہوا دی ہم نے

وہ مکمل جوش و خروش سے لکھنے میں مگن تھی جب دائیں طرف بیٹھی حرا نے انتہائی جھنجلاہٹ کے ساتھ سرگوشی کر کے اسے مخاطب کیا۔ وہ لکھتے لکھتے چونکی اور سوالیہ نظروں سے حرا کو دیکھا۔

''او دنیا جہاں کی بے وقوف اور نالائق لڑکی یہ اشعار تم نے باجی پروین کی شاعری کے اندر لکھے ہیں، انکل ناصر کاظمی کے ہیں کیوں فیل ہونے کا مکمل ارادہ کیے بیٹھی ہو......!'' وہ شدید غصے میں تھی عروبہ کو اپنی گروپ فیلو کا یہ انداز سراسر برا لگا تھا۔

''تم میرے پیپر پر نظریں لگائے بیٹھی ہو کہ میں کیا لکھ رہی ہوں اور پھر پیپر چیک کرنے والے نے تو

سا پروین شاکر کا پورا دیوان گھول کر پی رکھا ہوگا۔"

"زمانے کی جاہل لڑکی' یہ پیپر سر توفیق نے چیک کرنا ہے جنہوں نے پی ایچ ڈی کا تھیسس ناصر کاظمی کی شاعری پر کر رکھا ہے اور جن کو ویسے ہی تمہاری غیر حاضریوں کا بہت غصہ ہے اور یہ غصہ نکالنے کا صحیح موقع ماشاءاللہ تم خود فراہم کر رہی ہو...... مبارک ہو......" حرا اسے لعن طعن کر کے اپنے پیپر کی طرف متوجہ ہوگئی تھی۔

"نو ٹاکنگ" سپرینٹنڈنٹ کی سخت آواز پر عروبہ نے ایک تیز نظر اس پر ڈالی اور بادل ناخواستہ اپنے پیپر پر جھک گئی...... اور سوچنے لگی۔

"بھلا ناصر کاظمی کو کیا سوجھی کہ جلنے والے لوگوں کو ہوا دینے لگے، اچھا خاصا عورتوں والا شعر تھا......"

اسے کاٹتے ہوئے خاصا دکھ ہو رہا تھا پھر دو چار دوسرے اشعار پر اسے کچھ "شک" سا ہوا لیکن پھر سر توفیق کی یادداشت کی خرابی کی دعا کرتے ہوئے اس نے رہنے دیے۔ جیسے تیسے کر کے اس نے پیپر حل کیا۔ باہر نکلتے ہوئے اس کا موڈ خاصا خراب تھا۔

"سوری یار' مجھے قطعاً اندازہ نہیں تھا کہ سپرینٹنڈنٹ صاحب ہاتھ منہ دھو کر تمہارے پیچھے پڑ جائیں گے۔" ماہم نے ڈرتے ڈرتے کن انکھیوں سے اس کے موڈ کا اندازہ کرتے ہوئے حقیقتاً خفت زدہ لہجے میں کہا جب کہ اسے تو لگا تھا کہ کسی نے دم پر پاؤں رکھ دیا ہو۔

"شٹ اپ......!" وہ تلخی سے مسکرائی "تمہاری تو شروع سے خواہش تھی کہ میں اپنا یہ لاسٹ سمسٹر مکمل نہ کر پاؤں تاکہ "کاشانہ نور" میں ماہم منصور کے جھنڈے لگ جائیں ہر طرف سے واہ واہ ہو جائے اور میں تو ویسے بھی کاشانہ نور کے عالم اور فاضل لوگوں کے لیے بدنامی کا دھبا ہوں اور جب، اب میں اس پیپر میں بری طرح فیل ہو جاؤں گی تو ساتھ ہی تمہاری قابلیت کی مثالیں دی جائیں گی اور تم یہ موقع کیوں ہاتھ سے گنوانا چاہو گی۔" عروبہ کی آنکھیں ممکنہ بے عزتی کے خیال سے لبالب پانیوں سے بھر گئی تھیں...... ناگواری اس کے چہرے سے ہویدا تھی۔

"عروبہ خدا کی قسم میں نے کبھی بھی ایسا سوچا' تم غلط سوچ رہی ہو' بلیو می میرا ارادہ تھا کہ سوال مکمل کر کے تمہیں معروضی سوالات کروا دوں گی......" ماہم نے بڑی نرمی اور رسانیت سے کہا مگر وہ ناراضی سے تیز تیز چلتی رہی...... اس کے پر خفگی، غصہ اور اجنبیت واضح تھی۔

"اور یقین کرو مجھے قطعاً اندازہ نہیں تھا کہ اسمارٹ اور ڈیشنگ سے سر اتنے زیادہ روڈ اور فرض کی ادائیگی میں اتنے زیادہ سخت ہوں گے۔ میں ہکا بکا رہ گئی جب انہوں نے تمہاری سیٹ تبدیل کی۔ اور" ماہم نے ایک دفعہ پھر صفائی دینے کی کوشش کی مگر وہ ڈیپارٹمنٹ کی سیڑھیوں پر بڑی بے زاری سے بیٹھی ہوئی تھی اور بہ ہر ماہم کی اسے نظر انداز کر کے اپنے بکھرے ہوئے بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگی۔ ماہم نے کن انکھیوں سے اسے دیکھا...... مگر وہ چہرے پر نو لفٹ کا بورڈ لگائے ڈیپارٹمنٹ کے باہر ہنستے مسکراتے چہروں کو کھوجتی سنجیدگی سے دیکھ رہی تھی۔

"یقین کرو' مجھے سپرینٹنڈنٹ سر پر بہت غصہ آیا۔" ماہم نے ایک دفعہ پھر اپنے جذبات کا اظہار کیا مگر وہ بھڑک اٹھی۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے کہ وہ مجھے انتہائی عزت احترام کے ساتھ اسٹیج پر بٹھا کر کتاب کھول کر نقل کرواتے جب اس نے دیکھا کہ میری نظریں ایک زمانے بھر کی بے مروت لڑکی کے پیپر پر ہیں جو مجھے لمحہ بھر کو بھی لفٹ نہیں کروا رہی جس کا خون سفید ہو چکا ہے تو وہ کون سا میرے ماموں کا پتر تھا جو میرا خیال کرتا۔" وہ روٹھے لہجے میں بولی۔ وہ خطرناک حد تک سنجیدہ تھی۔

"میرا خیال ہے کہ امجد آگئے......" ماہم کی اچانک نظر ڈیپارٹمنٹ کی طرف تیزی سے آتے ہوئے امجد پر پڑی تو عروبہ نے بھی چونک کر اپنے بھائی کو دیکھا...... جس نے پاس آ کر بڑے خوشگوار انداز میں ہاتھ ہلایا تھا اسے دیکھتے ہی ماہم کے چہرے پر رنگوں کی دھنک سی بکھری تھی عروبہ نے کھا جانے والے انداز میں اسے دیکھا جس کے گلگوں چہرے پر اور بھی رنگ بکھر

گئے تھے۔

"ہاں بھئی گرلز، کیسا ہوا پیپر......؟" وہ قریب پہنچ کر بے چینی سے بولے تھے' پیپر کا یاد آتے ہی عروبہ نے ایک دفعہ پھر منہ پھلا لیا۔ امجد نے معنی خیز نظروں سے ماہم کو دیکھ کر آنکھوں ہی آنکھوں میں دریافت کیا تو اپنے چہرے پر جھولتی لٹ کو پیچھے کرتی ماہم بڑی دلکشی سے مسکرائی اور دانستہ خاموش رہی۔ امجد نے دونوں کو غور سے دیکھا۔

"میرا خیال ہے ماہم کا پیپر تو حسب سابق بہت عمدہ ہوا ہوگا...... البتہ عروبہ کی سائیڈ سے اس دفعہ بھی گڑبڑ لگتی ہے......" امجد کے شرارتی لہجے پر عروبہ نے احتجاجی نظروں سے اپنے بھائی کو دیکھا اور غصے سے پارکنگ کی طرف چل دی جہاں امجد نے اپنی گاڑی پارک کی تھی وہ ان دونوں کو لینے آئے تھے۔ گھر میں بڑے ابا نے شور مچا رکھا تھا کہ آج بچیوں کا پیپر ہے اور فوراً ان کو لے کر آؤ کہیں وہ یونیورسٹی میں پریشان نہ ہو رہی ہوں۔

ماہم نے آنکھوں کے اشارے سے اس کی ناراضی کا بتایا اور پھر آہستگی سے پورا واقعہ بتانے لگی جسے سننے کے بعد امجد نے دل کھول کر قہقہہ لگایا تھا...... چلتے چلتے عروبہ نے مڑ کر غصے سے انہیں دیکھا اور تیز تیز چلنے لگی۔

وہ گاڑی کے پاس پہنچی اور ناراضی سے پلٹ کر دیکھا تو اسے ایک دم شاک لگا ایک لمحے کو تو اسے یقین ہی نہیں آیا...... امجد بھائی کے کندھے پر بے تکلفی سے ہاتھ رکھے سپرینٹنڈنٹ سر کو بڑے ہی شگفتہ انداز میں گفتگو کرتے دیکھ کر اسے سکتہ ہی تو ہو گیا تھا...... ان دونوں کا انداز بتا رہا تھا کہ دونوں کے درمیان خاصی گہری دوستی اور بے تکلفی ہے...... وہ تینوں اب گاڑی کے پاس پہنچ چکے تھے...... امجد بھائی اب بڑے خوشگوار انداز میں بتا رہے تھے۔

"یار' ماہم کا تو میں نے تمہیں بتایا ہے کہ میرے چچا کی بیٹی ہے جب کہ یہ نالائق میری چھوٹی بہن عروبہ ہے۔" اس تعارف پر عروبہ نے ماتھے پر شکنیں ڈال کر انتہائی کوفت بھرے انداز میں تھوڑا سا رخ موڑ لیا تھا جب کہ وہ ذو معنی انداز میں بولا۔

"اوہ...... تو امجد یہ تمہاری سسٹر ہیں' حیرت ہے......" اسفر کے ادھورے جملے پر عروبہ کے کان کھڑے ہوگئے تھے۔ اسے معلوم تھا کہ یہ جملہ کس "پس منظر" میں کہا گیا ہے کیونکہ امجد بھائی نے سی ایس ایس میں ٹاپ کیا تھا اور ان کے خاندان میں سب ہی علامہ اور ذہین فطین تھے سوائے اس کے۔

"بھئی کیا مطلب ہے تمہارا؟" امجد بھائی نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

"کچھ نہیں، ویسے ہی بات کر رہا تھا۔" اس نے سراسر ٹالا تھا جب کہ اس کے اسٹائل پر عروبہ کا دل چاہا کہ ہاتھ میں پکڑی فائل تو ضرور اس کے سر پر دے مارے...... اس نے دل ہی دل میں دو تین دفعہ اسے کوسا۔

"آؤ یار' کہیں بیٹھ کر چائے نہ ہو جائے، یقین کرو کہ اس سرپرائز ملاقات سے کم از کم مجھے تو بہت خوشی ہو رہی ہے۔ تم تو جب سے پی ایچ ڈی کر کے آئے ہو امریکا سے، ہم لوگ تو تمہاری شکل کو ہی ترس گئے ہیں مجھے کچھ عرصہ پہلے بلال نے بتایا تھا کہ تمہاری اپنے ہی ڈیپارٹمنٹ میں جاب ہوگئی ہے اور ہر دفعہ میں سوچتا تھا کہ کسی دن ماہم اور عروبہ کو لینے گیا تو تم سے ضرور مل کر آؤں گا......" امجد بھائی کے لہجے کی خوشگواریت بتا رہی تھی کہ انہیں اپنے اس دوست سے مل کر کتنی خوشی ہوئی ہے جب کہ مد مقابل کے چہرے کے تاثرات بھی ان سے ملتے جلتے تھے...... وہ لوگ چلتے چلتے سینٹرل لائبریری والی کینٹین کے پاس آگئے تھے۔ ماہم بڑی دلچسپی سے جب کہ عروبہ بڑی اکتاہٹ سے دو بچھڑے دوستوں کی باتیں سن رہی تھی۔

"بھئی ان کا تعارف تو کروا دیں اتنا تو اندازہ ہو گیا ہے کہ آپ کے دوست ہیں۔" ماہم نے بھی گفتگو میں حصہ لیا جب کہ عروبہ کو اس کی یہ بے تکلفی ایک آنکھ نہیں بھائی تھی۔

"اوہ سوری یار! میں بھول ہی گیا، یہ میرا بہت اچھا، پیارا، گہرا اور ذہین و فطین دوست اسفر ہے۔" امجد بھائی کی بات پر اس نے ہنستے ہوئے ٹوکا۔

"یار اب اتنا بھی مکھن نہ لگاؤ۔" جب کہ امجد

بھائی جو خلافِ معمول آج خاصا مسکرا رہے تھے حالانکہ ان کی سنجیدگی اور متانت کی وجہ سے سب کزنز ان کے ساتھ ریزرو ہی رہتے تھے لیکن آج ان کا موڈ خوشگواریت کی آخری حدوں کو چھو رہا تھا۔

”پتا ہے ماہم، اسفر ہمارے ڈپارٹمنٹ کا گولڈ میڈلسٹ تھا اور اس کی ذہانت سے بعض اوقات پروفیسرز بھی اس سے کترانے لگتے تھے...... بڑی توپ شے تھا یہ......“ امجد بھائی کی بے تکلفی پر عروبہ نے بیزاری سے اسے دیکھا جو امتحان ہال کے بالکل برعکس اب یہاں مسلسل مسکرانے میں مصروف تھا...... اور وہ سب تعریفوں کو یوں سن رہا تھا جیسے اس کا حق ہو۔

”ویسے یار یہ پڑھاتے پڑھاتے تمہیں ایگزام ڈیوٹی دینے کا شوق کیسے اٹھ گیا......؟“ امجد بھائی نے چائے کا کپ ٹرے سے اٹھاتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھا۔

”بھئی یہ تو بہت بور ڈیوٹی ہے، میں تو زبردستی پھنس گیا۔ پروفیسر علیم الدین کی ڈیوٹی تھی ان کی والدہ کی اچانک ڈیتھ کی وجہ سے مسئلہ ہو گیا، میں کنٹرولر امتحانات کے روم میں کسی کام سے گیا تھا اتفاق سے ان کے ساتھ میری اچھی خاصی گپ شپ تھی اور ایمرجنسی میں انہیں میری گردن ہی پتلی نظر آئی اور میں اچھا خاصا کامرس کا بندہ اٹھا کر ”اُردو ادب“ ڈپارٹمنٹ میں ایگزام لینے بھجوا دیا گیا...... لیکن میں نے بھی یہی سوچ کر، کر لی کہ اب دو ہی تو پیپرز رہ گئے ہیں لیکن آج تو میرا اچھا خاصا دماغ گھوم گیا اچھے خاصے ذہین چہرے اتنے نالائق ہوتے ہیں اس کا اندازہ تو مجھے آج ہوا۔“ اس نے بات کے اختتام پر بڑے معنی خیز انداز میں عروبہ کی طرف دیکھا تو وہ غصے سے پہلو بدل کر رہ گئی۔

”ہاں، یہ عمر ہی ایسی ہوتی ہے اسٹوڈنٹس کا ”ایجوکیشن“ سے زیادہ ہر چیز میں انٹرسٹ ہوتا ہے۔“ امجد بھائی مسکراتے ہوئے بولے۔

”یار کم از کم تم تو ایسے نہ کہو، تمہارا تو سارا ہی خاندان ماشاءاللہ کوالیفائڈ ہے۔ تمہارے دادا اس دور کے ایم اے فارسی ہیں جب لوگوں کے لیے میٹرک بہت زیادہ تعلیم ہوتی تھی اور پھر تمہاری بڑی اماں یعنی دادی پاکستان بننے سے پہلے اسکول کی ہیڈ مسٹریس تھیں اور تمہارے فادر اور مدر دونوں ڈاکٹرز، چچا شاید اسٹیٹ بینک میں اور چچی بیکن ہاؤس اسکول کی پرنسپل اور... مجھے یاد نہیں......“ اسفر نے تیزی سے ان کی بات کاٹ کر مصنوعی لہجے میں کہا تو ماہم اور عروبہ دونوں نے چونک کر اسے دیکھا جو ان کے خاندان سے اچھی طرح واقف تھا۔

”بس یار، بڑے ابا شروع سے اسٹڈی کے معاملے میں کریزی تھے، آگے ماشاءاللہ ان کے چاروں بیٹے اور ایک بیٹی بھی ذہین و فطین تھی۔ میرے ڈیڈی اور مما ڈاکٹر، چھوٹے چچا اسٹیٹ بینک میں، منجھلے چچا فخر سے چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ اور سب سے چھوٹے چچا ایگریکلچر میں پی ایچ ڈی کی اور آگے سے ان کی اولاد پر بھی تعلیم کے معاملے میں خاصی سختی کی جا رہی ہے خود میرا تو تمہیں معلوم ہے کہ کسٹم میں جاب ہے اور مجھ سے چھوٹی سسٹر آج کل شادی کے بعد سرجری میں اسپیشلائزیشن کرنے اپنے میاں کے ساتھ امریکا میں اور اس سے چھوٹا سول انجینئر ہے۔ پھر عروبہ ہے جو کہ بڑے ابا کی خواہش پر اُردو ادب میں ماسٹرز کر رہی ہے......“ امجد بھائی نے بڑے خوشگوار انداز سے تفصیل سے تعارف کروایا تھا۔

”اور تم سناؤ تمہارا چھوٹا بھائی عباد کیا کر رہا ہے اور باقی فیملی؟“ امجد بھائی نے اچانک پوچھا۔

”ارے...... تمہیں عباد یاد ہے؟“ اسفر نے خوشگوار حیرت سے پوچھا۔

”کیوں نہیں یار، وہ کیسے بھول سکتا ہے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ خاصا کتابی کیڑا تھا وہ...... اور جب ہم کمبائن اسٹڈی کے لیے اکٹھے ہوتے تھے تو ہمارے شور...... سے وہ خاصا تنگ ہوتا تھا......“ امجد بھائی نے ہنستے ہوئے یاد دلایا تو اسفر کو بھی اس تعارف پر ہنسی آ گئی۔

”عباد ماشاءاللہ تمہاری طرح سی ایس ایس کر کے فارن سروس میں چلا گیا تھا۔ آج کل اپنی اسپینش بیوی

اور ایک بیٹے کے ساتھ بہت مزے میں ہے۔“

”ویری گریٹ......! اس نے تو تم سے بھی زیادہ جلدی دکھائی۔“

”بس یار، تمہیں پتا تو ہے ہی کہ محبت کا جادو سر پڑھ کر بولتا ہے اور میرے مما، پپا تو اس معاملے میں بہت براڈ مائنڈڈ ہیں۔ بیٹی تو ان کی کوئی تھی نہیں، تینوں بیٹوں کو البتہ انہوں نے فری ہینڈ دے رکھا ہے۔ میرے بڑے بھائی جو ڈاکٹر ہیں انہوں نے بھی اپنی پسند سے اپنی کلاس فیلو ڈاکٹر کے ساتھ ہی شادی کی ہے۔“ اسفر نے ہنستے ہوئے مزید اطلاع دی۔

”سارے کے سارے ہی محبت کے مارے، بچھوڑے لگتے ہیں۔“ جھک کر ٹرے سے برگر اٹھاتی عروبہ نے آہستگی سے طنزیہ لہجے میں ماہم کو سنایا جس نے گھور کر اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا...... وہ تو شکر تھا کہ وہ دونوں اپنی باتوں میں مگن تھے۔

”اوکے امجد بہت خوشی ہوئی تم سے مل کر۔“ اسفر نے گھڑی میں ٹائم دیکھتے ہوئے خلوصِ دل سے کہا۔ ”اس وقت مجھے مما کو ان کے ڈپارٹمنٹ سے لینا ہے وہ میرا انتظار کر رہی ہوں گی۔ ڈرائیور آج چھٹی پر ہے اور پپا خود بھی یونیورسٹی نہیں آئے۔“

”لو ان کا کیا سارا خاندان آج کل یہیں ہوتا ہے، گھر میں ان کو سکون نہیں۔“ عروبہ کا دل خاصا جلا ہوا تھا وہ ابھی بھی سرگوشی کرنے سے باز نہیں آئی تھی...... ماہم کی گھوریاں بھی بے اثر تھیں۔

”تمہاری مما ابھی بھی کیمسٹری ڈپارٹمنٹ میں ہوتی ہیں؟“ امجد بھائی نے بھی اٹھتے ہوئے پوچھا...... تو اس نے مزید اطلاع دی۔

”ہاں جناب، اب تو ماشاءاللہ ہیڈ آف دی ڈپارٹمنٹ کی پوسٹ پر کام کر رہی ہیں اور پپا کا تو تمہیں پتا ہی ہے کہ وہ ایگریکلچر ڈپارٹمنٹ میں پروفیسر ہیں۔“ وہ دونوں باتیں کرتے کرتے ان سے کچھ فاصلے پر ذرا آگے چل رہے تھے جب کہ کچھ کھانے پینے کے بعد عروبہ کا موڈ بھی خاصا بحال ہو گیا تھا۔ کچھ دیر پہلے کا صدمہ اسے بھول گیا تھا اور اب وہ ذرا بہتر موڈ کے ساتھ ماہم سے محوِ گفتگو تھی...... جب کہ امجد بھائی اور اسفر ان دونوں کو فراموش کیے اپنی باتوں میں مگن تھے۔ چلتے چلتے وہ دونوں کیمسٹری ڈپارٹمنٹ کے آگے جا کر رک گئے تھے اور جب تک وہ دونوں پاس پہنچیں...... دونوں الوداعی کلمات ادا کر رہے تھے۔

”اوکے گرلز! انشاءاللہ نیکسٹ پیپر میں کسی ”اچھے“ ماحول میں ملاقات ہو گی۔ آپ لوگ ذرا ”اچھی“ تیاری کے ساتھ آئیے گا بیسٹ آف لک......“ اسفر کے ذومعنی لہجے اور شرارتی آنکھوں پر عروبہ نے تلملا کر ماہم کو دیکھا جو بڑی خوشدلی سے اس کا شکریہ ادا کر رہی تھی جب کہ عروبہ نے اسے خدا حافظ کہنا بھی مناسب نہیں سمجھا اور خاموشی سے کھڑی اپنے سے ذرا فاصلے پر ایک گروپ میں کھڑی بلیک سوٹ والی لڑکی کی شرٹ کا ڈیزائن حفظ کرنے لگی جو قدرے فاصلے پر بھی بہت واضح اور خوبصورت دکھائی دے رہا تھا۔ اور اگلے دس منٹوں میں وہ لوگ گھر کی طرف روانہ تھے۔

❀❀❀

”بڑے ابا! دنیا کے ذہین ترین اور پڑھاکو لوگ ”بونیاں“ لگا کر پیپر دے کر آ گئے ہیں۔“ بڑے چچا کے سب سے چھوٹے بیٹے مانی نے ان کو اندر آتے دیکھ کر اونچی آواز میں اعلان کیا۔ وہ ٹی وی لاؤنج میں کارپٹ پر لیٹا بڑے ذوق شوق سے کوکنگ کا کوئی پروگرام دیکھ رہا تھا جب کہ اس سے کچھ فاصلے پر ڈائننگ روم میں بڑے ابا اخبار پڑھنے کے ساتھ چائے پینے میں مگن تھے۔

”تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا۔“ عروبہ حسبِ عادت بھڑک اٹھی۔ اس نے ہاتھ میں پکڑی شاعری کی بھاری بھرکم کتاب کھینچ کر اسے دے ماری اور اس کی بدقسمتی کہ کتابوں کے شیدائی بڑے ابا نے اندر آتے ہوئے یہ منظر دیکھ لیا...... انہوں نے انتہائی تاسف بھری نظروں سے عروبہ کو دیکھا جس نے عجلت میں اس پہلے سے بوسیدہ کتاب کے بکھرے اوراق کو اٹھانا شروع کر دیا۔

”جو بے عقل لوگ علم کی قدر نہیں کرتے، علم بھی ایسے جاہل لوگوں کے دماغوں میں بسیرا نہیں کرتا۔“

غصہ اور دکھ سب کچھ ہی تھا بڑے ابا کے لہجے میں۔

"سوری ابا...... اس مانی کے بچے نے آتے ہی میرے اوپر "نقل" لگانے کا الزام لگا دیا تھا۔" اس نے فوراً بوکھلا کر وضاحت دی۔

"لیکن بیٹا، اس کا مطلب یہ تو نہیں ہے کہ آپ کتابوں کو میزائل کی طرح استعمال کرنا شروع کر دیں......" وہ بات کرتے کرتے مانی کی طرف مڑے جو اب انتہائی مؤدبانہ انداز میں بیٹھا "اقرا" چینل لگا کر کسی آیت کو انتہائی غور سے سننے کی پتا نہیں اداکاری کر رہا تھا یا پھر واقعی سنجیدہ تھا۔

"اور عثمان آپ کو شرم آنی چاہیے بڑی بہن کے ساتھ بدتمیزی کرتے ہوئے......" بڑے ابا کے سخت لہجے پر وہ فوراً خفت زدہ لہجے میں بولا۔

"سوری ابا! میں تو مذاق کر رہا تھا......" مانی نے آہستہ سے کہا۔

"بیٹا، مذاق میں اور دل آزاری میں بہت فرق ہوتا ہے۔" ان کے تنبیہی لہجے پر مانی نے فوراً سر جھکا لیا تھا۔

"بڑے ابا میں تو اس لیے کہہ رہا تھا کہ رات عروبہ باجی، ماہم آپی کو بار بار پکا کر رہی تھیں کہ معروضی سوالات تم نے مجھے حل کروانے ہیں۔ میں نے خود اپنے گناہ گار کانوں سے سنا تھا۔" اپنے چچازاد کی وضاحت پر عروبہ نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا جو کہ انجینئرنگ کے پہلے سال میں تھا اور ماہم کا سب سے چھوٹا بھائی اور اس کا فرسٹ کزن تھا۔ بڑے ابا نے تاسف بھری نظروں سے عروبہ کو دیکھا اور خاموش رہے۔

کچھ لمحوں کے بعد وہ ماہم کے ہاتھ سے سوالیہ پرچہ لے کر اسے دیکھنے میں مگن ہو گئے تو عروبہ نے سکون کا سانس لیا۔ موقع ملتے ہی وہ آنکھ بچا کر اس منظر سے غائب ہو گئی جب کہ ماہم اب بڑے جوش و خروش سے بڑے ابا کے ساتھ پیپر ڈسکس کرنے میں مگن تھی۔ اسے معلوم تھا کہ یہ اجلاس ایک ڈیڑھ گھنٹے سے پہلے ختم نہیں ہوگا۔

بڑی تیزی سے وہ اپنے کمرے میں داخل ہوئی جہاں اس کی کزنز نوال اور علینہ ایک دوسرے کا فیشل کرنے میں مگن تھیں۔

"قسم سے بندہ کسی جاہل اور ان پڑھ خاندان میں پیدا ہو جائے تو بہتر ہے، ہر روز کے طعنوں سے تو بچ جاتا ہے۔" اپنی فائل بے پروائی سے بیڈ پر پھینکتے ہوئے اپنے خیالات کے اظہار کے ساتھ وہ دھڑام سے بیڈ پر گرنے کے انداز میں بیٹھی تھی۔ علینہ نے کوفت زدہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"بندہ اگر نالائق اور کند ذہن ہو تو وہ ایسی ہی باتیں کرتا ہے، تمہیں دیکھ کر تو تایا ابو اور تائی اماں سے افسوس کا اظہار کرنے کو دل کرتا ہے۔ کہاں وہ دونوں شہر کے مشہور ترین ڈاکٹرز اور کہاں ان کی زمانے بھر سے نکمی اولاد، قسم سے تم نے تو ناک ہی کٹوا دی ان کی......" نوال جو کہ چہرے پر ماسک لگائے بیٹھی تھی لیکن بولنے سے باز نہیں آئی۔

"کیوں میں نے کیا، کیا ہے؟" وہ بری طرح چڑ گئی تھی۔

"کیا نہیں کیا......؟" نوال جوش میں اٹھی۔

"بڑے ابا کو کتنا شوق تھا کہ تم بھی رمشا آپی کی طرح ڈاکٹر بنو اور تایا ابو یا تائی اماں ایف ایس سی میں خود تمہیں پڑھاتے تھے لیکن تمہاری ماشاءاللہ قابلیت کا یہ عالم تھا کہ لوگ انٹری ٹیسٹ میں اعزاز کے ساتھ فیل ہوتے ہیں اور محترمہ نے ایف ایس سی سیکنڈ ڈویژن میں کی...... ڈوب کے مر جاؤ' تمہاری ہی رمشا آپی نے بورڈ میں ایف ایس سی میں ٹاپ کیا اور ادھر ان کی بہن نے سیکنڈ ڈویژن میں بمشکل ایف ایس سی کیا۔ تائی اماں بے چاری تو تمہارا رزلٹ آنے پر شرمندگی کے مارے دو دن باہر ہی نہیں نکلیں اور نہ ہی اپنے کلینک گئیں۔" چھوٹے چچا کی نوال جو کہ خود ایم بی اے کر رہی تھی اس نے غصے سے پورا واقعہ یاد کروایا جس کو سن کر عروبہ نے غصے سے سر جھٹکا اور طنزیہ لہجے میں بولی۔

"تو کس بے وقوف کا قول ہے کہ ڈاکٹرز کے بچوں کو بھی ڈاکٹر ہی ہونا چاہیے حالانکہ امجد بھائی اور نوفل نے بھی تو اپنی پسند سے ایجوکیشن حاصل کی تھی اور

رمشا آپی کو شوق تھا انہوں نے ایم بی بی ایس کیا جب کہ میں نے تو پہلے دن سے احتجاج کیا تھا کہ مجھے فائن آرٹس پڑھنی ہے مگر سارے ڈنڈے سوٹے لے کر میدان میں اتر آئے اور کروا زبردستی...... پھر ایسا ہی رزلٹ ملنا تھا۔"

"اچھا تو محترمہ نے پھر بی ایس سی کے بجائے بی اے تو اپنے شوق سے کیا تھا اچھا جا سب سے پنگا لے کر بی اے کیا تو اس میں کون سے جھنڈے گاڑ دیے تھے وہ بھی سیکنڈ ڈویژن کے ساتھ' ہونہہ......" نوال نے قدرے ناگواری سے بات کاٹی۔ عروبہ نے کھا جانے والی نظروں سے اپنی فرسٹ کزن کو دیکھا جس کو اس کے چھوٹے بھائی نوفل کی منگیتر ہونے کا اعزاز بھی حاصل تھا۔

"اور بولو ماسک لگا کر، انشاءاللہ چہرے پر جھریاں پڑیں گی۔" وہ سیدھے سیدھے بددعاؤں پر اتر آئی تھی۔

"عروبہ، بہت بری بات ہے۔" علینہ آپی نے تحمل سے کہا تو عروبہ نے سرعت سے جواب دیا۔

"آپ کو ان محترمہ کی گز بھر لمبی زبان نظر نہیں آرہی۔ مجھے ہی کہہ رہی ہیں حالانکہ آپ سب اچھے خاصے لوگوں کو جو ڈھیروں ڈھیر ڈگریاں لیے جا رہے ہیں اتنی چھوٹی سی بات نہیں پتا کہ ہر بندے کی ذہنی استعداد مختلف ہوتی ہے اور وہ اس کے مطابق ہی کام کرے گا' اب ایک کلاس میں ایک ہی بچہ فرسٹ آتا ہے ناں...... ساری کلاس تو نہیں آتی جس کو دیکھو میرا مذاق اڑاتا ہے حالانکہ میں اتنی کوشش کرتی ہوں۔" اس کی آواز حلق میں دب گئی اور اگلے ہی لمحے وہ دھواں دھار رو رہی تھی۔ علینہ آپی اور نوال کا سارا غصہ اور جھنجلاہٹ صابن کے جھاگ کی طرح بیٹھ گئی۔ علینہ آپی گھبرا گئیں۔

"سوری میری جان' نوال کا مقصد ہرگز تمہیں ہرٹ کرنا نہیں تھا' اصل میں تمہارا مسئلہ یہ ہے کہ مختلف کلاسز میں فرسٹ آنے والے سارے اسٹوڈنٹس تمہارے فرسٹ کزنز ہیں اور ایک ہی گھر میں رہتے ہیں...... اور سب کی خواہش اور دلی تمنا ہے کہ ان کی یہ کزن کسی طور بھی پیچھے نہ رہ جائے۔ تم خود سوچو کہ بی اے کے بعد تم نے اپنی مرضی سے ٹیکسٹائل ڈیزائننگ کا دو سال کا ڈپلومہ لیا کسی نے بھی اعتراض نہیں کیا اور یہ ایم اے اردو بھی تو تم اپنی مرضی سے کر رہی ہو۔"

"مجھے قطعاً ایم اے کرنے کا شوق نہیں تھا' وہ تو محترمہ ماہم صاحبہ کو انگلش لٹریچر میں ماسٹرز کر کے سکون نہیں آیا اور بڑے ابا سے کہہ کر زبردستی میرا داخلہ بھی کروا دیا حالانکہ گھر میں آرام اور سکون سے میں کوکنگ کرتی تھی۔ پینٹنگ اور ایمبرائیڈری کے اتنے شاہکار ڈیزائن میں نے بنائے ہیں، فیبرک پینٹ میرے جیسا شاندار کوئی کر بھی نہیں سکتا...... ذرا یہ پڑھاکو لوگ یہ کام کر کے دکھائیں جو مجھے اتنے طعنے دیتے ہیں۔" عروبہ نے اتنی سرعت سے کہا کہ علینہ آپی فوری طور پر کچھ کہہ نہ پائیں۔

"اتنی خود پسندی......" نوال نے تاسف سے اسے دیکھا۔

"ہاں یار' یہ تو ہم مانتے ہیں کہ پورے خاندان میں عروبہ جیسی سگھڑ لڑکی کوئی نہیں' ماشاءاللہ ہر قسم کی کوکنگ میں تم ایکسپرٹ ہو گھر کے کونے کھدروں میں تمہارے ہاتھ کے شاہکار سجے ہوئے ہیں لیکن میری جان تمہارا مسئلہ یہ ہے کہ تم ایسے خاندان میں پیدا ہو گئی ہو جہاں ان چیزوں کی کوئی وقعت نہیں......" علینہ آپی نے کھلے دل سے اسے سراہتے ہوئے حقیقت بتائی اور تھا بھی ایسا...... اس نے کینڈل میکنگ، فلاور میکنگ، گلاس پینٹنگ اور بے شمار اس ٹائپ کے چھوٹے چھوٹے کورسز کر رکھے تھے...... مگر افسوس کہ اس کے خاندان کے لوگ ان کو سراہنے سے زیادہ کتابوں اور نظریات پر بات کرنا پسند کرتے تھے۔

"اچھا، اب بس کرو، منہ ہاتھ دھوؤ اور فریش ہو کر کھانا کھاؤ...... اگلا پیپر کب ہے؟" علینہ آپی نے فوراً موضوع بدلا تو اگلے پیپر کا سن کر اس کی ساری جذباتیت اور حساسیت اڑ گئی تھی۔ اس نے دہل کر کیلنڈر کی طرف دیکھا اس پیپر میں صرف دو چھٹیاں تھیں اور پیپر بھی سب

سے مشکل "اقبالیات" کا تھا وہ فوراً اٹھی' واش روم میں جا کر منہ ہاتھ دھویا...... اور چینج کر کے کچن میں آئی جہاں مما گھریلو حلیے میں مصروف تھیں۔

"مما، آپ آج کلینک نہیں گئیں؟" اس نے حیرت سے پوچھا اور ساتھ ہی ڈھکن اٹھا اٹھا کر مختلف پتیلیوں کو چیک کرنا شروع کر دیا...... کچھ فاصلے پر بڑی چچی بڑی عجلت میں کچھ پکانے میں مصروف تھیں۔

"ہاں بیٹا......! آج علینہ کے سسرال والوں کو کھانے پر بلایا ہے...... تم فوراً کھانا کھا کر چچی کی ہیلپ کرواؤ وہ کب سے تمہارا انتظار کر رہی ہیں۔" علینہ آپی بڑے چچا کی سب سے بڑی بیٹی تھیں اور ان کی شادی کی بات چیت آج کل خاندان سے باہر چل رہی تھی جس کی وجہ سے مما اور بڑی چچی دونوں بڑی کوشش تھیں۔ مما اور بڑی چچی دونوں آپس میں سگی بہنیں بھی تھیں اس لیے بھی دونوں کی خاصی بنتی تھی۔

"ہیں، آج شگفتہ چچی بھی کالج نہیں گئیں؟" عروبہ نے اچانک اپنی حیرت کا اظہار کیا۔ شگفتہ چچی فیڈرل کالج میں بیالوجی کی لیکچرار تھیں۔

"تمہیں بتایا نہیں ہے کہ آج علینہ کے سسرال والے آ رہے ہیں پھر بھی فضول سوال کیے جا رہی ہو......؟" مما نے سلاد کے لیے کھیرے کاٹتے ہوئے اسے ٹوکا تو اس نے ہنستے ہوئے ان کے ہاتھ سے چھری پکڑی۔

"مما' آپ رہنے دیں، آپ آپریشن تھیٹر میں کوئی آپریشن تو بہت نفاست سے کر سکتی ہیں لیکن کچن کے کام آپ کے بس سے باہر ہیں اتنے بے ڈھنگے انداز میں آپ سلاد بنا رہی ہیں، چھوڑیں میں بناتی ہوں اور شگفتہ چچی آپ بشیراں اور ماسی فاطمہ کو اندر بھیجیں...... اور دونوں خواتین آرام اور سکون سے اندر جا کر بیٹھیں اور ایک گھنٹے بعد میری کارکردگی چیک کر لیجیے گا۔" اس کے پُراعتماد لہجے پر شگفتہ چچی کے چہرے پر خاصے اطمینان کے رنگ پھیلے تھے...... اور انہوں نے فوراً ہی کام چھوڑ دیا تھا۔

"تھینکس گاڈ میں تو خود باجی سے کہہ رہی تھی کہ آپ کی عروبہ کے علاوہ پورے خاندان میں ایک لڑکی بھی ڈھنگ کی نہیں۔ ایک ماہم ہے اسے اپنی کتابوں سے فرصت نہیں حالانکہ صبح اسے میں نے بتایا بھی ہے بہن کے سسرال والے آ رہے ہیں لیکن اسے کوئی فکر ہی نہیں۔ بڑے ابا کے ساتھ پتا نہیں کون' کون سے فلسفے بگھار رہی ہے۔ ماں یہاں چولھے کے آگے سڑ رہی ہے اور ہماری اولاد کو پروا ہی نہیں۔" بڑے چچا کی تین بیٹیاں علینہ، ماہم اور عفرا جب کہ ایک بیٹا عثمان تھا۔ علینہ آپی آج کل ہاؤس جاب کر رہی تھیں جب کہ ماہم اس کی کلاس فیلو اور عفرا ایف ایس سی کی اسٹوڈنٹ تھی۔

"شگفتہ چچی' کیوں ٹینشن لے رہی ہیں...... ریلیکس رہیں ابھی بہت ٹائم ہے ان شاء اللہ سب کام ہو جائے گا۔" عروبہ نے بہت مہارت اور سلیقے سے سلاد بناتے ہوئے انہیں ایک دفعہ پھر تسلی دی۔

"کام تو ہوتا رہے گا، پہلے تھوڑا بہت کھا لو صبح ناشتا بھی نہیں کر کے گئی تھیں۔" چچی نے محبت بھرے لہجے میں ڈانٹا۔ پھر مما کی طرف متوجہ ہوئیں جو کہ ان کی جیٹھانی کے ساتھ ساتھ بڑی بہن بھی تھیں۔

"قسم سے باجی، میرا احسان اگر عروبہ سے بڑا ہوتا تو اتنی گھڑ لڑکی میں اپنے ہاتھوں سے نہ جانے دیتی۔" چچی نے ہنستے ہوئے مما سے کہا تو وہ خود بھی بے ساختہ مسکرا دیں۔

"ہاں بس کچن کے اندر ہی عروبہ کی قدر ہوتی ہے اور باہر نکلتے ہی سب کو بھول جاتا ہے ورنہ تہمینہ نے اپنے عادل کا بھی تو باہر رشتہ کیا ہے حالانکہ میں نے اپنے دونوں لائق بیٹوں کے لیے پہلے خاندان کی بیٹیوں کا ہی سوچا اور اب صباحت بھی اپنے عمر کے لیے باہر لڑکیاں دیکھتی پھر رہی ہے حالانکہ نوال کا رشتہ لیتے ہوئے میرے ذہن میں تھا کہ میں تہمینہ کو عادل کے لیے کہوں لیکن اسے شاید اٹھتے بیٹھتے اس کا خدشہ لاحق ہو گیا تھا فوراً ہتھیلی پر سرسوں جمائی اور...... عادل کی منگنی کر آئی۔" مما کے تاسف بھرے لہجے پر عروبہ نے دہل کر اپنی ماں کو دیکھا اور دل ہی دل میں تہمینہ چچی کا شکریہ ادا کیا۔ اسے پڑھاکو سے عادل بھائی سے سخت چڑ تھی جو موٹا سا چشمہ لگائے اکاؤنٹس کی کتابوں میں گم رہتے ہے۔

"باجی اگر آپ کہیں تو میں صباحت سے بات کروں، آخر کو آپ نے بھی تو اس کی نوال کا رشتہ لیا ہے۔" چچی نے قدرے دھیمے لہجے میں مما سے کہا تو عروبہ کا دل دھک کر کے رہ گیا۔ اسے اپنا یہ فلرٹی اور شوخ سا کزن بھی سخت ناپسند تھا جس کی ذہانت اور قابلیت کے ساتھ ساتھ فلرٹی طبیعت کے بھی یونیورسٹی میں خاصے چرچے تھے۔ اپنی وجاہت پر اسے ضرورت سے زیادہ مان تھا اسی کیمپس میں ہونے کی وجہ سے وہ اور ماہم اس کے ہر افیئر کی گواہ تھیں آج کل وہ ماس کمیونیکیشن کی عافیہ کے ساتھ ہر جگہ دیکھا جا رہا تھا...... حالانکہ خود وہ ایگری کلچر کا اسٹوڈنٹ تھا۔

"رہنے دو شگفتہ' تم بات مت کرنا ورنہ صباحت سمجھے گی کہ میں نے نوال کا رشتہ شاید اسی لالچ میں لیا ہے جس بندے کو خود احساس نہ ہو، اسے احساس دلانے کا فائدہ......؟" عروبہ کی مما نے بہت سجاؤ سے بات کی اور کیاریوں میں ہرا مسالا مکس کرتی عروبہ نے سکون کا سانس لیا۔

"اللہ جنت بخشے ہماری ساس کو، جب تک زندہ رہیں، سب کے بچوں کا برابر خیال کیا میری رمشا کے لیے خود اپنی بیٹی سے بات کی اور ہماری نند عالیہ کی جرأت نہیں ہوئی کہ ماں کے آگے ایک لفظ بھی بول سکے حالانکہ وہ خود ساری زندگی شادی کے بعد امریکا میں رہی لیکن بچوں کی تربیت بہت عمدہ کی اگر وہ زندہ ہوتیں تو ہمیں بھی اپنی علینہ کے لیے باہر جانے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی کی۔ گھر میں ہی رشتے طے ہو جاتے تھے ابھی عالیہ کے دو بیٹے اور بھی تو تھے اور دونوں ہی ماشاء اللہ لائق فائق ڈاکٹر......" عروبہ کی مما کے لہجے کی یاسیت پر شگفتہ چچی نے تڑپ کر انہیں دیکھا۔

"ہاں باجی، میری بھی خواہش تھی کہ علینہ کی شادی کسی ڈاکٹر سے ہی ہو مگر......" شگفتہ چچی نے رنجیدہ لہجے میں بات ادھوری چھوڑی...... اور ایک گہرا سانس لیا۔

گھر صحرا سے بدتر ہے

جو اولاد نہیں

اس دنیا میں لاکھوں گھرانے اولاد کی نعمت سے محروم سخت پریشان ہیں مگر اللہ کی رحمت سے مایوس ہونا بھی گناہ ہے۔ خاتون کو اندرونی کوئی مرض ہو یا مردانہ جراثیم کا مسئلہ۔ ہم نے دیسی طبی یونانی قدرتی جڑی بوٹیوں اور نایاب قیمتی اجزاء سے ایک خاص قسم کا ایسا بے اولادی کورس ایجاد کیا ہے جو آپ کے آنگن میں بھی خوشیوں کے پھول کھلا سکتا ہے۔ آپکے ہاں بھی ایک خوبصورت بیٹا پیدا ہو سکتا ہے۔

آج ہی فون پر اپنے تمام حالات سے آگاہ کریں اور گھر بیٹھے بذریعہ ڈاک VP وی پی بے اولادی کورس منگوالیں۔

المُسلم دار الحکمت رجسٹرڈ (دواخانہ)

ضلع وشہر حافظ آباد۔ پاکستان

0300-6526061

0547-521787

فون اوقات

صبح 9 بجے سے دوپہر 2 بجے تک

عصر 4 بجے سے رات 11 بجے تک

آپ کا کام فون کرنا

دوائی آپ تک پہنچانا ہمارا کام

''ارے چھوڑیں چچی! آج کل بزنس میں جتنا فائدہ ہے وہ کسی پروفیشن میں نہیں اور آپ کے ہونے والے داماد کے پاس ماشاءاللہ اتنا پیسہ ہے دنوں میں علیزہ آپی کو اسپتال بنوا دیں گے اور پھر اتنے چاؤ سے تو انہوں نے رشتہ مانگا ہے۔'' عروبہ نے بہت خوشگوار لہجے میں انہیں مثبت پہلو دکھایا تو ان کے چہرے کے تاثرات ..... میں بڑی تیزی سے تبدیلی آئی تھی۔ وہ اب بہت پُرسکون انداز میں اس کے ساتھ کباب بنا رہی تھیں..... جب کہ عروبہ کی مما کو باہر سے ٹیلی فون آنے کی اطلاع آئی تو وہ فوراً کچن سے نکل پڑیں۔

❁❁❁

''خواتین و حضرات! تمام پڑھے لکھے محنتی اور ذہین لوگوں کو دادا ابا، اسٹڈی روم میں بلا رہے ہیں۔ ایسی تمام خواتین جن کا کل ''اقبالیات'' کا پیپر ہے وہ اپنی کتابیں اٹھا کر فوراً سے بیشتر دادا ابا کے حضور حاضری دیں جہاں وہ بارسوخ ذرائع کے مطابق اقبال کی فارسی شاعری پر ایک طویل لیکچر دیں گے اور یہ ثابت کریں گے کہ انہوں نے ایم اے فارسی میں گولڈ میڈل ایسے ہی نہیں لیا۔ بے شک ان کی کلاس میں اس وقت صرف تین اسٹوڈنٹ تھے۔'' مانی کی شوخ و شرارتی اطلاع پر اقبال کے تصورِ شاہین کا رٹا لگاتی عروبہ نے جھنجلاہٹ اور تلملاہٹ سے اسے دیکھا۔

''ان کو یہ اطلاع کس منحوس، فسادی نے دی ہے کہ ہمیں کسی مدد کی ضرورت ہے۔'' عروبہ نے جل کر پوچھا تو مانی کی نگاہوں کی چمک بڑھ گئی..... ایک طنزیہ اور پُراسرار مسکراہٹ اس کے لبوں پر بکھر گئی۔

''اس کا تو ہمیں معلوم نہیں لیکن ہم نے ان سے ضرور یہ پوچھا تھا کہ ایم اے اردو والوں کو اقبالیات کے پیپر میں علامہ اقبال کی فارسی شاعری والا حصہ مشکل کیوں لگتا ہے؟'' مانی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''بہت گھٹیا انسان ہو تم.....!'' عروبہ کے منہ سے بے اختیار نکلا..... اسے اپنے سے کئی سال چھوٹے مانی پر بے تحاشا غصہ آ رہا تھا۔

''ماہم! تم اپنے اس فسادی بھائی کو پٹا ڈال کر رکھا کرو، کسی دن میرے ہاتھوں شہید ہو جائے گا۔'' عروبہ نے سنجیدگی سے اسٹڈی کرتی ماہم کو دھمکی دی تو ماہم نے تنبیہی نظروں سے اپنے بھائی کو دیکھا جو حسبِ عادت شرارت کے موڈ میں تھا۔

''مانی! تمہیں کتنی دفعہ سمجھایا ہے کہ بڑی بہنوں سے مذاق نہیں کرتے، اس دن بھی بڑے ابا نے تمہیں ڈانٹا تھا۔ اتنے بڑے ہو گئے ہو لیکن عقل چھو کر بھی نہیں گزری۔'' عروبہ کے خراب موڈ کی وجہ سے ماہم نے اسے ٹھیک ٹھاک لتاڑ کر رکھ دیا تھا۔

''میں نے تو عروبہ آپی کو کچھ بھی نہیں کہا، بھلے کا تو زمانہ ہی نہیں ہے۔ گھر میں اچھا خاصا علم کا کنواں ہے جب کہ آپ لوگ پیاس بجھانے کے لیے خلاصوں کے رٹے مار رہے ہیں، میں جا کر کہہ دیتا ہوں بڑے ابا سے کسی کو بھی آپ سے فیض یاب ہونے کا کوئی شوق نہیں۔'' وہ احتجاجی لہجے میں بولا..... آخر میں اس کا لہجہ خودبخود شوخ ہو گیا تھا۔

''دیکھا، یہ پھر فساد ڈلوائے گا، اس سے پہلے کہ تمہارا بھائی لگائی بجھائی کر کے کچھ نیا فتنہ پیدا کرے جو کہ پیدا کرنے میں یہ ایکسپرٹ ہو چکا ہے ہمیں شرافت سے بڑے ابا کے اسٹڈی روم میں چلے جانا چاہیے۔'' عروبہ اپنی کتاب اٹھا کر فیصلہ کن لہجے میں بولی تو ایک شرارتی سی مسکراہٹ نے مانی کے چہرے کا احاطہ کر لیا۔ ماہم نے بھی اٹھنے میں عافیت سمجھی ویسے بھی علامہ اقبال کی فارسی شاعری نے اسے بھی کافی مشکل میں ڈال رکھا تھا۔

اسٹڈی روم میں جاتے ہوئے عروبہ نے حسرت بھری نظروں سے وال کلاک کو دیکھا جس پر شام کے چھ بج رہے تھے پھر جب چار گھنٹے کے بعد دونوں دادا ابا کے اسٹڈی روم سے باہر نکلیں تو ماہم خاصی مطمئن جب کہ ماہم کے برعکس اس کے دماغ میں شائیں شائیں ہو رہی تھی۔ اگلے دن اگرچہ پیپر تھا لیکن اس کا دماغ بالکل خالی ہو چکا تھا..... اس نے کتابیں سائیڈ ٹیبل پر رکھیں، اے سی چلایا اور کمبل تان کر سو گئی..... ماہم نے حسرت بھرے انداز سے اسے دیکھا وہ پیپر سے ایک دن پہلے والی رات بالکل بھی سکون سے نہیں سو سکتی تھی..... ٹینشن سے اسے نیند ہی نہیں آتی تھی جب کہ عروبہ کو پیپر والے دن بھی بمشکل اٹھایا جاتا تھا۔

❁❁❁

اگلے دن وہ خاصے اہتمام کے ساتھ تیار ہو رہی تھی۔ وائٹ ایمبرائیڈری والے سوٹ کے ساتھ چنری کا دوپٹا اوڑھے ہوئے اس نے لپ اسٹک بھی خاصی ڈارک لگائی تھی اور جب اس نے چوڑیوں والے اسٹینڈ سے مختلف کلرز کی چوڑیاں بھی نکال کر پہننا شروع کر دیں تو ماہم کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا۔

''محترمہ! آپ یونیورسٹی میں پیپر دینے جا رہی ہیں نہ کہ کسی بسنت پارٹی میں اور جتنی محنت آپ اپنے اوپر کر رہی ہیں اتنی دیر میں بندہ کم از کم معروضی سوالات کا رٹا مار سکتا ہے۔'' ماہم کے طنزیہ لہجے پر اس نے تیکھی نظروں سے اسے دیکھا اور بڑے اہتمام سے مسکارا لگانا شروع کر دیا..... بلاشبہ وہ آج خاصی دلکش لگ رہی تھی کمر تک آتے گھنے سیاہ بال جن پر نہ جانے وہ کون کون سے گھریلو ٹوٹکے آزماتی تھی۔ اس وقت شیمپو کر کے ہلکا سا کیچر لگا کر کھلے چھوڑے ہوئے تھے۔

''کہیں تم یہ سارا اہتمام اسفر درانی کے لیے تو نہیں کر رہی ہو اگر ایسا ہے تو بے فائدہ ہے اس کی نظر خاصی کمزور ہے۔'' ماہم کے شرارتی لہجے پر اس نے مسکارا ڈریسنگ ٹیبل پر پٹخا..... اور کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا۔

''بکواس بند کرو، میں ایسے اوچھے ہتھکنڈے استعمال نہیں کرتی۔''

''وہ بھی ایسے اوچھے ہتھکنڈوں سے امپریس نہیں ہوتا ورنہ پچھلے پیپر میں بھی تم پنک سوٹ میں غضب ڈھا رہی تھیں.....'' ماہم نے کھل کر اسفر کی طرفداری کی۔

''تمہارے ساتھ مسئلہ کیا ہے؟'' وہ کمر پر ہاتھ رکھ کر خونخوار انداز میں بولی۔

''مسئلہ یہ ہے کہ نیچے امجد، گاڑی میں ہارن پر ہارن دے رہے ہیں! انہوں نے آفس بھی جانا ہے اور یہاں محترمہ کے سولہ سنگھار ہی پورے نہیں ہو رہے۔''

ماہنامہ
دلکش
کراچی
ماہ اپریل 2008ء کے خوبصورت انداز

سلسلے وار ناول
عالیہ بخاری کے دلکش خیالات کا اظہار ''خوشبو کا سفر''
عنیزہ سید کی زیرک نگاہی کا حاصل نیا سلسلے وار ناول ''کبھی زندگی حقیقت کبھی زندگی فسانہ''
زندگی کے بے شمار رنگوں سے آشنا کراتی پُراثر
جگ بیتیاں
افسانوں اور ناولٹ میں پڑھیے
بلقیس کنول، صائمہ اکرم، سعدیہ رئیس
نسیم نیازی، روحیلہ خان
اور دیگر قلم کاروں کی پرکشش تحریریں
دھرتی کی پکار فرح صابری کے نشتر زنی کرتے حقائق کا آئینہ
دلکش دلکش مستقل سلسلے آپ کی دید کے منتظر
نرالے نصیب میں پڑھیے نامور مصنفہ کے دلکش خیالات
اور دلکش رنگ میں شوبز کی شخصیات سے ملاقاتیں اور
بہت کچھ ایک اور نئے انداز میں
جاسوسی ڈائجسٹ پبلی کیشنز
C-63، فیز II ایکسٹینشن، ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی، مین کورنگی روڈ، کراچی
فون: 5895313 فیکس: 5802551

ماہم نے اپنی فائل اٹھاتے ہوئے اسے مزید چڑایا اور بیچے کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے بولی۔ ''آنا ہے تو آجاؤ ورنہ میں جا کر امجد کو تیاریوں کی اطلاع دے دیتی ہوں تمہاری جو کہ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہیں......'' ماہم کے کمرے سے نکلتے ہی اس نے اقبالیات کی بھاری بھرکم کتاب اٹھائی اور اس کے پیچھے لپکی کیونکہ ماہم سے بعید بھی نہیں تھی کہ وہ جا کر امجد بھائی سے شکایت جڑ دے اور امجد بھائی کا غصہ تو پورے گھر میں مشہور تھا۔

یونیورسٹی جاتے ہوئے راستے میں گاڑی کا ٹائر پنکچر ہو گیا اور وہ لوگ جب کلاس میں پہنچیں تو پیپر شروع ہوئے پورے دس منٹ ہو چکے تھے۔ اسفر درانی نے امجد بھائی کا لحاظ کرتے ہوئے شاید ان دونوں کو کچھ نہیں کہا تھا۔ سوالیہ پیپر دیکھتے ہی عروبہ کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا کیونکہ سامنے ہی اقبال کا فلسفۂ خودی والا سوال آیا ہوا تھا جو ماہم کے بار بار کہنے پر بھی اس نے نہیں دیکھا تھا۔

''یار ماہم! یہ فلسفۂ خودی والا سوال آ گیا ہے؟'' اس نے پریشانی سے اپنے آگے بیٹھی ماہم کو مخاطب کیا جو بڑے مطمئن انداز میں سوالیہ پرچہ پڑھ رہی تھی۔

''ہاں تو آنا ہی تھا' تم اور سولہ سنگھار کر لو' بیوٹی پارلر چلی جانا تھا جتنی دیر میں تم نے اپنا میک اپ کیا تھا آرام سے بیٹھ کر دیکھ سکتی تھیں......'' ماہم نے طنزیہ انداز میں آہستگی سے سر جھکا کر جواب دیا۔ اسفر نے اسی لمحے گھور کر دونوں کو دیکھا...... ماہم تو فوراً جھک کر لکھنا شروع ہو گئی۔

''تم زندگی میں کبھی طعنے دینے سے باز نہ آنا۔'' عروبہ نے خفگی سے کہا تو ماہم کو پچھلے پیپر کی ناراضی یاد آ گئی۔

''میں اقبال کا خودی والا سوال لکھنے لگی ہوں تم ذرا سائیڈ سے دیکھ کر لکھتی رہنا۔'' ماہم نے قدرے نرم اور دوستانہ لہجے میں کہا تو عروبہ کا سانس بحال ہوا۔ باقی پیپر تو اسے معلوم تھا کہ جیسے تیسے کر کے وہ کر لے گی جب کہ بیس نمبر کا پورا ایک سوال اسے نہیں آتا تھا۔

''علامہ اقبال نے شاید آپ جیسے نوجوانوں کے لیے اپنی خودی کا تصور دیا تھا مگر افسوس صد افسوس کہ آپ نے اپنی خودی کو پس پشت ڈال دیا اسے اقبال کا تصورِ خودی کیا سمجھ آئے گا۔'' اسفر درانی نے ایک دم اس کے سر پر آ کر کہا جب کہ ماہم کی نقل لگاتی عروبہ ایک لمحے کو سٹپٹا گئی اسے احساس ہی نہیں ہوا کہ وہ کب اس کے سر پر پہنچ گیا تھا جب کہ وہ دھڑا دھڑ نقل کرنے میں مصروف تھی...... وہ تو شکر تھا کہ وہ آدھے سے زیادہ لکھ چکی تھی۔ عروبہ نے خفت زدہ چہرے سے اسے دیکھا۔ اگلے لمحے اس کی خودی بیدار ہو چکی تھی اور اب اس نے خود بخود لکھنا شروع کر دیا تھا بہت کچھ تو اسے لکھتے ہوئے سمجھ آ گیا تھا باقی سوال مکمل کرنا اب اس کے لیے مشکل نہیں تھا۔

دوران پیپر اسے وقتاً فوقتاً احساس ہوتا رہا کہ وہ کسی کی گہری نظروں کے حصار میں ہے لیکن اس پیپر میں خیریت رہی کہ اسفر درانی نے اسے قطعاً نہیں ڈانٹا تھا اس نے بھی اس لحاظ اور مروت کا بھرپور فائدہ اٹھایا تھا یہی وجہ تھی کہ پیپر کے اختتام پر وہ خاصی مطمئن تھی معروضی سوالات سارے اس نے ماہم سے پوچھ کر کیے تھے اور ماہم کے بارے میں اسے معلوم تھا کہ وہ خاصی محنتی اور ذہین لڑکی تھی اس کا تعلیمی ریکارڈ خاصا شاندار تھا۔

❁❁❁

''تھینکس گاڈ...... یار آج کا پیپر جتنا ٹف تھا اتنا ہی اچھا ہو گیا...... حالانکہ مجھے قطعاً امید نہیں تھی۔'' وہ دونوں پارکنگ میں کھڑی امجد بھائی کا انتظار کر رہی تھیں جب عروبہ نے بڑے خوشگوار موڈ میں ماہم سے کہا۔

''دعائیں دو اسفر درانی کو جس نے آج پروفیشنل غیر ذمے داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے تمہیں روکا نہیں پھر تمہاری ڈھٹائی اور نالائقی کو جان بوجھ کر نظر انداز کرتے ہوئے تمہیں نقل کرنے کا موقع دیا...... ورنہ تم جس طرح اونٹ کے مانند گردن اٹھا اٹھا کر دیکھ رہی تھیں وہ تو اندھے کو بھی نظر آ رہا تھا کہ یہ یہاں کون سا کھیل کھیلا جا رہا ہے۔'' ماہم نے طنزیہ لہجے میں کہتے

ہوئے تھوڑا سا سر اٹھا کر دیکھا کہ شاید امجد انہیں لینے آ جائیں...... عروبہ کی جان جل کر خاک ہو گئی۔

''اب ایسے بھی محترم مہربان نہیں ہیں...... اور میں نے کون سا تمہارا سارا پیپر دیکھا تھا صرف دو سوال ہی کیے اور یا پھر معروضی سوالات پوچھے تھے۔'' ماہم کو قہر سے دیکھتے ہوئے اس نے ترنت اطلاع دی۔

''ہاں تو باقی رہ کتنے سوال گئے تھے صرف دو اور ان میں سے بھی ایک کے کافی سارے پوائنٹس تم نے رائٹ سائڈ پر بیٹھی حرا سے پوچھے تھے۔'' ماہم نے منہ توڑ جواب دیا۔

''اب ایسی بھی کوئی بات نہیں پورا ایک سوال میں نے خود کیا تھا۔'' عروبہ نے ڈھٹائی سے کہا۔

''ماشاء اللہ......!'' ماہم کا لہجہ استہزائیہ تھا۔

''شرم تو نہیں آتی تمہیں اپنی فرسٹ کزن اور ہونے والی نند کو ایسے طعنے دیتے ہوئے' آ لینے دو امجد بھائی کو تمہاری شکایت لگاؤں گی۔'' عروبہ کا لہجہ استہزائیہ تھا۔

''ہاں ضرور...... اگر وہ آج ہمیں لینے آ گئے' ایک گھنٹا ہو گیا ہے ہمیں انتظار کرتے ہوئے۔'' ماہم نے خفگی سے رسٹ واچ میں ٹائم دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کا موڈ آج خاصا خراب تھا اوپر سے امجد بھائی نہ جانے کہاں غائب تھے۔ اسے خاصی بھوک لگ رہی تھی...... اچانک پیچھے سے امجد بھائی کے دوست اسفر کی آواز سن کر وہ چونک گئیں۔

''ہائے لیڈیز! کیسی ہیں آپ......؟ سوری میں آپ کو ڈپارٹمنٹ میں تلاش کرتا رہا ابھی امجد کا میرے سیل پر فون آیا تھا آپ نے شاید اپنا سیل فون آف کیا ہوا ہے۔''

''اوہ سوری......!'' عروبہ نے گڑبڑا کر فوراً اپنا ہینڈ بیگ کھول کر سیل فون نکالا جو وہ پیپر کے بعد آن کرنا بھول گئی تھی۔ ماہم نے کھا جانے والی نظروں سے اپنی بھلکڑ کزن کو دیکھا...... اچانک اسے اسفر سے کچھ فاصلے پر آف وائٹ سوٹ میں کھڑی گریس فل سی خاتون کا خیال آیا جو مسکرا کر ان دونوں کی بوکھلاہٹ انجوائے کر رہی تھیں جب کہ وہ بڑی سرعت سے اب ان کا تعارف کروا رہا تھا۔

''مما! یہ امجد کی سسٹر عروبہ اور یہ ان کی کزن ماہم ہیں' جن کے لیے امجد نے فون کر کے ریکویسٹ کی تھی کہ وہ آفس میں کسی کام میں پھنس گیا ہے اس لیے ان دونوں کو ہم گھر ڈراپ کر دیں۔''

''السلام علیکم!'' وہ دونوں گڑبڑا کر اکٹھے ہی بولی تھیں جب کہ وہ ان کے خفت زدہ انداز پر ایک دفعہ پھر مسکرائیں۔

''اور گرلز یہ میری بہت نائس اور گریس فل مدر ہیں جو کہ کیمسٹری ڈپارٹمنٹ کی اسٹوڈنٹس کی موسٹ فیورٹ پروفیسر ہیں۔'' وہ ایک دفعہ پھر بڑے مہذب انداز میں مخاطب تھا...... بات کے اختتام پر اس کا چہرہ مکمل شوخی کی عکاسی کر رہا تھا۔

''شاباش بیٹا! اتنی کیوٹ بچیوں کے سامنے ماں کو خوب مکھن لگایا جا رہا ہے۔'' وہ ہنستے ہوئے بولیں تو ماہم نے فوراً تائید کی۔

''نہیں آنٹی' اسفر بھائی بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں' آپ ماشاء اللہ بہت متاثر کن پرسنالٹی کی حامل خاتون ہیں۔''

''یا اللہ......! یہ آج سارے بچوں کو کیا ہو گیا ہے۔'' وہ بے ساختہ ہنس پڑیں جب کہ امجد بھائی سے فون پر بات کرتے ہوئے عروبہ نے توصیفی انداز میں اسفر کی مما کو غور سے دیکھا' اس عمر میں بھی ان کی رنگت میں گلابیاں گھلی ہوئی تھیں اور پورے چہرے پر بڑا نرم سا تاثر نمایاں تھا' وہ بڑی مہربان اور خاصے متحمل مزاج کی حامل لگ رہی تھیں جب کہ لہجے میں محبت اور اپنائیت کا عنصر بہت واضح تھا۔

امجد بھائی سے بات کر کے وہ خاصی مطمئن انداز میں اسفر اور ان کی ماما کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ گئی۔ پھر سارے راستے ان کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے ان دونوں کو اندازہ ہوا کہ اس کی والدہ خاصا دوستانہ مزاج اور بہت عمدہ حسِ مزاح رکھنے والی خاتون تھیں وہ بہت محبت سے ان سے چھوٹے چھوٹے سوالات کر رہی

تھیں۔ ماہم تو اپنے مزاج کے مطابق فوراً ان سے بے تکلف ہو گئی تھی جب کہ عروبہ زیادہ تر مسکراتے ہوئے ان کی باتیں انجوائے کر رہی تھی۔

"امجد ماشاءاللہ بہت ذہین اور سلجھا ہوا بچہ تھا۔ جب اسفر اور اس کے دوست کمبائن اسٹڈی کے لیے اکٹھے ہوتے تو امجد کی خصوصی فرمائش ہوتی کہ آنٹی چکن پائی بنا کر کھلائیں۔" آنٹی بہت بے تکلفی سے انہیں بتا رہی تھیں۔

"جی آنٹی امجد کھانے پینے کے بہت شوقین ہیں گھر میں تو عروبہ کی شامت آئی رہتی ہے۔ ہر دوسرے دن وہ کسی نہ کسی فرمائش کے ساتھ کچن میں موجود ہوتے ہیں۔" ماہم نے بھی ہنستے ہوئے اطلاع دی۔

"اس کا مطلب ہے کہ عروبہ بیٹی کو کوکنگ کے ساتھ خاصا لگاؤ ہے۔" آنٹی نے خوشگوار حیرت سے کہا۔

"آنٹی لگاؤ تو بہت چھوٹا لفظ ہے جنون کہیے۔ محترمہ کا بس چلے تو کسی ہوٹل کو اپنی خدمات سونپ دیں۔ وہ تو ہمارے بڑے ابا نے سختی کی اور محترمہ ایم اے کے پیپرز دے رہی ہیں ورنہ پورے گھر میں آپ کو عروبہ کے ہاتھ کے شاہکار نظر آئیں گے...... یہ بہت سگھڑ اور گھریلو لڑکی ہے یہ جو سوٹ میں نے پہنا ہے اس پر پینٹ محترمہ کا کمال ہے۔"

"ویری نائس......!" آنٹی نے توصیفی نظروں سے ماہم کے فیروزی سوٹ کو غور سے دیکھا۔ "ماشاءاللہ بہت ٹیلنٹڈ بچی ہے۔" انہوں نے چشمہ لگا کر ایک دفعہ پھر داد دی...... جب کہ عروبہ کا چہرہ اس تعریف پر یکدم سرخ ہو گیا تھا۔ گاڑی چلاتے ہوئے اسفر نے بیک مرر سے اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ کو بہت دلچسپی سے دیکھا' وہ خاموشی سے تینوں کی گفتگو سن رہا تھا۔

"بیٹا' میرے پاس بھی شیفون کا سوٹ پڑا ہوا ہے اس پر بھی ڈیزائن بنا دیجیے گا۔" آنٹی کی فرمائش پر اسے بے اختیار ہی گھبراہٹ ہونے لگی' وہ کسی نالائق اسٹوڈنٹ کی طرح انگلیاں مروڑنے لگی۔

"جی آنٹی ضرور' کیوں نہیں بنا کر دے گی۔" ماہم نے پُراعتماد لہجے میں کہا پھر گھر کے گیٹ پر اترتے ہوئے ماہم اور عروبہ نے انہیں گھر آنے کو کہا لیکن وہ محبت سے ٹال گئیں...... اور کسی دن آنے کا وعدہ کر کے ہی ان دونوں نے انہیں جانے دیا۔

"ویسے اسفر بھائی کی مما خاصی مہذب' خوش مزاج اور دوستانہ طبیعت کی ہیں اس عمر میں اتنا غضب ڈھاتی ہیں تو جوانی میں تو قیامت ہوں گی...." ماہم نے کھلے دل سے انہیں سراہا تو عروبہ نے بھی تائیدی انداز میں سر ہلایا۔

"بڑے ابا پوچھ رہے ہیں۔" ذہین اور پڑھاکو لوگ پیپر دے کر آ گئے؟" مانی اچانک کمرے میں ٹپک پڑا تھا۔

"کیوں' تمہاری نظر کمزور ہے جو تمہیں نظر نہیں آ رہا۔ فوراً شیطان کی طرح حاضر ہو جاتے ہو۔" عروبہ نے اس کے شرارتی لہجے پر چڑ کر کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ پیپر حسب معمول اور حسب سابق پھر اچھا نہیں ہوا۔" مانی نے اندازہ لگایا۔

"بکواس بند کرو' پیپر میرا بہت شاندار ہوا ہے۔" اس نے فوراً تردید کی۔

"اس کا مطلب ہے کہ سپرنٹنڈنٹ کے ساتھ کوئی کک مکا ہو گیا ہو گا ورنہ......" اس نے پھر شرارت سے بات ادھوری چھوڑی۔

"ماہم اس لیو کو سمجھا لو ورنہ میں اس کا سر توڑ دوں گی......!" وہ حسب عادت پھر بھڑک اٹھی۔

"اچھا بھئی' چلے جاتے ہیں اتنے غصے میں کیوں گھور رہی ہیں' میں تو یہ بتانے آیا تھا کہ بڑے ابا نے عروبہ باجی کے لیے ایم فل کا سلیبس منگوانے کو کہا ہے تاکہ وہ ابھی سے تیاری کر لیں۔"

"کیا......؟" عروبہ کا دل اچھل کر حلق میں آ گیا اس نے بے یقینی سے مانی کو دیکھا۔

"واقعی......؟" ماہم نے بھی حیرت کا اظہار کیا حالانکہ اسے معلوم تھا کہ بڑے ابا بخوبی جانتے تھے کہ عروبہ نے کتنی مشکل سے اور مر مر کے ایم اے کے پیپرز دیے تھے۔

"میں ہرگز ایم فل نہیں کروں گی' چاہے بڑے ابا

مجھے گولی مار دینے کی دھمکی دیں......" اس نے غصے سے اعلان کیا۔

"آپ کو ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں' ابھی تو ایم اے بھی کلیئر نہیں ہوا' ابھی آپ کی دو سپلیاں تو لازمی آئیں گی۔" کوئی اور موقع ہوتا تو وہ مانی کا اس بات پر گلا دبا دیتی لیکن اس وقت وہ حقیقتاً اپنے فیل ہونے کی دعائیں خلوص دل سے کرنے لگی۔

❀❀❀

گھر میں اچانک ہی علیمہ آپی کی شادی کا ہنگامہ شروع ہو گیا تھا۔ ان کے سسرال والے تاریخ لینے آئے تو عروبہ کی مما نے بھی اچانک امجد اور ماہم کی شادی کا شوشا چھوڑ دیا۔ گھر میں ایک دم ہلچل مچ گئی...... ماہم نے لاکھ شور مچایا کہ اسے ابھی ایم فل کرنا ہے جب کہ عروبہ کی مما کے پاس ہر بات کا جواب موجود تھا...... شگفتہ چچی نے بھی کہا کہ وہ دو دو بیٹیوں کا جہیز ایک مہینے کے شارٹ نوٹس پر کیسے تیار کریں گی...... مما نے صاف کہہ دیا کہ علیمہ کی تیاری کرو جب کہ ماہم کی تو گھر کی بات ہے...... لیکن اس کے باوجود دو دو شادیوں کے ہنگامے نے ہر بندے کو متحرک کر دیا تھا۔

عروبہ کی خاصی شامت آئی ہوئی تھی' کپڑوں کے معاملے میں شگفتہ چچی اس کے علاوہ کسی پر بھی بھروسا کرنے کو تیار نہیں تھیں۔ اس لیے امجد بھائی کی بری کے علاوہ علیمہ آپی کے جہیز کے کپڑوں کے لیے بھی عروبہ ہی ڈیزائننگ کر رہی تھی جب کہ ماہم کو اس نے صاف انکار کر دیا تھا کہ وہ اپنے کپڑے خود بنائے...... اس دن بھی وہ شگفتہ چچی اور مما کے ساتھ فینسی ہاؤس میں شادی بیاہ کے کپڑوں کے سلسلے میں آئی تھی دو تین لہنگے نکلوا کر وہ کاریگر کو اپنا مطلوبہ ڈیزائن سمجھا رہی تھی جب اس نے اپنے ساتھ بیٹھی خواتین کو بہت جوش سے کسی سے ملتے دیکھا۔ اس نے گردن گھما کر دیکھا تو امجد بھائی بھی غائب تھے' وہ کچھ فاصلے پر بلیک پینٹ پر اسکائی شرٹ پہنے بڑے خوشگوار موڈ میں اسفر درانی کے ساتھ باتیں کرنے میں مگن تھے جب کہ مما اور شگفتہ چچی ان کے دائیں طرف کھڑی اسفر کی مما کے ساتھ بڑے جوش و خروش سے گفتگو کرنے میں مگن تھیں۔

"یہ کہاں سے ٹپک پڑے......؟" کام ادھورا نہ رہ جائے اس خیال سے وہ جھنجلا کر آہستگی سے بولی۔

"بھئی ہماری بیٹی لگتا ہے کہ خاصی مصروف ہے......" اسفر کی مما اس کی طرف دیکھ کر مسکرائیں ان کے لہجے میں خاصی اپنائیت اور محبت تھی۔

"نہیں آنٹی...... بس آپ لوگ بزی تھے میں نے سوچا کہ مما لوگ مل لیں پھر آپ سے ملتی ہوں۔" اس نے خجلت بھرے انداز میں فوراً صفائی دی۔

"مما' آپ اب شاپنگ میں آنٹی لوگوں سے ہیلپ لیں' میں اور امجد نیچے گاڑی کے پاس ہیں اب تو آپ کو کوئی پرابلم نہیں ہو گی ماشاءاللہ ڈریس ڈیزائنر آپ کے پاس ہیں......" اسفر اسے دیکھتے ہوئے بہت بھرپور مسکراہٹ کے ساتھ بولا تھا۔

"ہاں' کیوں نہیں...... مجھے اپنی بیٹی کی چوائس پر قطعاً شک نہیں۔" انہوں نے آگے بڑھ کر عروبہ کے ہاتھ کو گرم جوشی سے اپنے نرم و گداز ہاتھوں میں لے کر کہا...... تو عروبہ ان کی اتنی محبت پر ایک دم شرمندہ سی ہو گئی۔ امجد اور اسفر دونوں شاپ سے باہر نکل گئے تھے جب کہ وہ کندھے اچکا کر اب آنٹی کو اپنے سلیکٹڈ ڈریسز دکھانے لگی۔ انہوں نے کھلے دل سے اس کی چوائس کو سراہا تھا جب کہ مما کو اسفر کی مما سے مل کر شاید زیادہ ہی خوشی ہو رہی تھی تبھی انہوں نے عروبہ سے فوراً کہا کہ وہ ان کی بھی ہیلپ کروا دے جو اپنی بھانجی کی شادی میں پہننے کے لیے ڈریسز لینے آئی تھیں۔ پھر پورے دو گھنٹے لگا کر عروبہ نے ان کی مکمل مدد کروائی کچھ کپڑے بنے ہوئے سلیکٹ کیے جب کہ بعض کے لیے اس نے بہت خلوص دل سے انہیں کچھ مشورے دیے...... اور کاریگر کو سمجھایا جب کہ اس دوران چچی اور مما نے اپنی کافی ساری شاپنگ کر لی تھی۔

"تھینک یو بیٹا' تھینک یو سو مچ...... آج ایک دفعہ پھر مجھے بیٹی نہ ہونے کا شدت سے احساس ہو رہا ہے آپ نے بہت خلوص دل سے میری ہیلپ کی' اور یقین مانو دل خوش ہو گیا۔" وہ جاتے ہوئے بہت اپنائیت اور

خلوص سے کہہ رہی تھیں...... جب کہ عروبہ خاموشی سے ان کی باتوں پر مسکراتی رہی۔

❁❁❁

وہ سارے کام والے کپڑے کارپٹ پر رکھے ان کی پیکنگ میں مصروف تھی جب کہ ایک ساڑی کو تہ لگاتے ہوئے شگفتہ چچی نے بظاہر سرسری لہجے میں تھوڑے فاصلے پر بیٹھی مما کو مخاطب کیا۔

''باجی! آپ نے ذرا اسجد سے پوچھنا تھا اس کے دوست اسفر کی کہیں بات وات طے ہے کہ نہیں؟''

''کیا مطلب؟'' مما اور عروبہ دونوں بے ساختہ چونکیں...... ماہم نے شرارت سے گلا کھنکھارا۔

''پتا نہیں شگفتہ، یہ تو اسجد کو پتا ہوگا ویسے اس کی والدہ اس دن شاپنگ سینٹر میں بار بار اصرار تو کر رہی تھیں کہ کسی دن شام میں چکر لگائیں۔''

''ہاں تو چلے چلتے ہیں کسی دن بلکہ کسی دن کیوں، دو چار دنوں میں شادی کے کارڈز وغیرہ چھپ جائیں گے تو ظاہر ہے کہ اسجد تو ضرور بلائے گا اپنے دوست کو، ہم ساری فیملی کو ہی شادی پر انوائٹ کر لیں گے۔ آپ اور میں دونوں اسجد کے ساتھ چلے چلیں گے......'' شگفتہ چچی نے سلیقے سے کپڑے ٹانگتے ہوئے جواب دیا تو ماہم نے شرارتی لہجے میں پوچھا۔

''خیر ہے والدہ! کسی خاص مشن پر جانے کا ارادہ ہے؟''

''کیوں، ہمارے جانے پر کوئی پابندی ہے کیا؟'' شگفتہ چچی نے ابرو اٹھا کر اسے قدرے خفگی سے دیکھا۔

''نہیں، میرا یہ مطلب تو نہیں تھا......'' ماہم گڑبڑا کر رہ گئی عروبہ نے مسکراتے ہوئے سوئی میں دھاگا ڈالا۔ شگفتہ چچی کی سخت طبیعت کی وجہ سے کم کم ہی سب ان سے مخاطب ہوتے تھے اور اپنی بیٹیوں کا تو وہ قطعاً خیال نہیں کرتی تھیں...... سب کے سامنے ہی جھاڑ کر رکھ دیتی تھیں۔

''لڑکا تو ویسے بہت اچھا اور سلجھا ہوا تھا۔'' عروبہ کی مما کی بات پر ماہم نے بے ساختہ ہنسی کا گلا بڑی صفائی سے گھونٹا۔

''اسٹڈی کے معاملے میں بے تحاشا جنونی بندہ اس معاملے میں قطعاً کوئی کمپرومائز نہیں کرتا۔'' ماہم نے ان کی متوقع امیدوں پر پانی پھیرا۔

''اچھا......!'' عروبہ کی مما کے چہرے پر مایوسی کی لہر دوڑ گئی انہوں نے ٹھنڈی سانس بھر کر عروبہ کو دیکھا۔ عروبہ نے کھا جانے والی نظروں سے ماہم کو دیکھا جو بہت سنجیدگی سے سوٹ کی ترپائی کرنے میں مگن تھی۔

❁❁❁

آج صبح سے گھر میں مہندی کا ہنگامہ جاری تھا۔ علینہ آپی کے سسرال والے مہندی لے کر آ رہے تھے اور دونوں فیملیز کا مشترکہ فنکشن قریبی ہوٹل کے ہال میں تھا گھر میں صبح سے افراتفری کا عالم تھا تمام ساری کزنز صبح سے ڈرائنگ روم میں ڈھولک کی تھاپ پر گانوں کی پریکٹس کرنے میں مگن تھیں علینہ آپی اور ماہم تو آرام سے بیٹھی انجوائے کر رہی تھیں جب کہ عروبہ سمیت باقی کزنز کی شامت آئی ہوئی تھی۔

علینہ اور ماہم تو شام کو بیوٹی پارلر چلی گئی تھیں...... جب کہ باقی کزنز کا گھر میں ہی تیار ہونے کا ارادہ تھا...... شام سات بجے سب لوگ ہال میں پہنچ گئے۔ ابھی لڑکے والے مہندی لے کر نہیں آئے تھے جب مما کو اچانک یاد آیا کہ وہ مٹھائی والا ٹوکرا تو گھر ہی بھول آئی ہیں۔ مما کے کہنے پر وہ مانی کے ساتھ بھاگم بھاگ گھر پہنچی تو گھر سارا خالی تھا بس کچھ ملازمین گھوم پھر رہے تھے۔ اسٹور سے مٹھائی نکال کر ملازم سے کہہ کر اس نے برآمدے میں رکھوائی تو معلوم ہوا کہ مانی صاحب کو اچانک کوئی کام یاد آ گیا ہے اور وہ پندرہ منٹ انتظار کرنے کا کہہ کر خود گاڑی لے کر چلا گیا...... جھنجلاہٹ اور کوفت نے ایک دم اس پر حملہ کر دیا۔ اپنے کمرے میں جا کر اس نے سوچا کہ چوڑیاں ہی پہن لے جو وہ جلدی میں پہننا بھول گئی تھی۔ ڈریسنگ ٹیبل کے آگے جا کر کھڑی ہوئی تو شیشے نے بتایا کہ آج وہ خاصی دل لگا کر تیار ہوئی تھی...... ٹی پنک کلر کے سوٹ میں اس کی شہابی رنگت کھلی پڑ رہی تھی اور ریشمی دوپٹا دودھیا گردن سے بار بار پھسلا جا رہا تھا...... ہلکا ہلکا میک اپ اور میچنگ لپ

اسٹک نے اس کے ہونٹوں کی خوبصورتی میں اضافہ کر رکھا تھا..... میچنگ جیولری اور دونوں بازوؤں میں ہم رنگ چوڑیاں پہنے وہ دل میں اتر جانے کی حد تک دلکش لگ رہی تھی...... کندھوں تک آتے گہرے سیاہ بالوں نے ساری کمر کو ڈھانپ رکھا تھا۔ دیوار پر لگے وال کلاک پر ٹائم دیکھتے ہوئے وہ تیزی سے سیڑھیاں اتری...... تو سامنے امجد بھائی جو کہ وائٹ سوٹ پہنے گلے میں پیلا دوپٹا ڈالے بڑے تیزی سے اندر آ رہے تھے ان کے ساتھ سفید کلف لگے کاٹن کے سوٹ میں اسفر کو دیکھ کر وہ حیران رہ گئی۔

"کمال کرتی ہو عروبہ تم' وہاں مما نے شور مچا رکھا ہے کہ عروبہ گھر مٹھائی لینے گئی ہے اور ابھی تک واپس نہیں آئی اور تم یہاں آرام سے گھوم رہی ہو۔" امجد بھائی کے لہجے میں خاصی ناراضی تھی اور اسفر کے سامنے یہ خفگی اس کی جھنجلاہٹ میں اضافہ کر گئی۔

"تو میں کیسے واپس آتی...... وہ مانی کا بچہ پندرہ منٹ کا کہہ کر آدھا گھنٹا ہو گیا ابھی تک گاڑی لے کر واپس نہیں آیا......" وہ بھی قدرے ناراضی سے کہہ کر تیزی سے سیڑھیاں اترنے لگی۔

"وہ تو بچہ ہے تم تو اتنی اچھی خاصی عقلمند اور سمجھدار ہو...... گھر میں تین' تین ٹیلی فون لگے ہوئے ہیں اور تمہارا اپنا پرسنل سیل فون ہے۔ کسی کو بھی فون کرتیں، کوئی اور لینے آ جاتا مما نے وہاں اپنا بی پی ہائی کر رکھا ہے اور اچھا خاصا تقریب کا دولہا ہوں لیکن سارے مہمانوں کے سامنے مجھے بھی جھاڑ دیا مما نے، اب کھڑی کیا سوچ رہی ہو، کہاں ہے مٹھائی والا ٹوکرا؟" امجد بھائی خاصے جھنجلائے ہوئے تھے لگتا تھا کہ مما نے اپنا سارا غصہ ان پر اتارا تھا یہ سوچے بغیر کہ آج ان کی بھی تو مہندی ہے۔

"باہر برآمدے میں رکھا ہے' آپ کو پتا نہیں کیوں نظر نہیں آیا؟" وہ بھی غصے سے کہہ کر رکی نہیں اور تیزی سے باہر آ گئی' اسفر کے چہرے پر پھیلی مسکراہٹ نے اس کے غصے کا گراف مزید بلند کر دیا تھا۔ پاؤں پٹختی ہوئی وہ باہر کھڑی گاڑی کا دروازہ کھول کر پیچھے بیٹھ گئی...... جب کہ امجد بھائی اور اسفر اندر جانے کن کاموں میں بزی ہو گئے اور پورے دس منٹ کے بعد واپس آئے تو وہ تپی بیٹھی تھی۔

ڈرائیونگ سیٹ امجد بھائی نے آتے ہی سنبھال لی تھی اور بہت تیزی سے گاڑی بیک کی تھی جب کہ اسفر ان کے ساتھ برابر میں فرنٹ سیٹ پر تھا۔ گاڑی ایک سگنل پر رکی۔ پھولوں کے گجرے لیے ایک بچے نے گاڑی کا شیشہ کھٹکھٹایا تو امجد بھائی نے فوراً دو گجرے لیے اور مسکراتے ہوئے پیچھے کی طرف بڑھائے۔

"شاباش لے لو بھائی کی آج مہندی ہے...... اس سے ناراض نہیں ہوتے...... بس مجھے بھی غصہ آ گیا تھا مما نے سب کے سامنے ہی مجھے جھاڑ دیا تھا...... اوپر سے ماہم کی بچی نے دانت نکالنے شروع کر دیے...... جس پر میں مزید کھول گیا۔" امجد بھائی کی محبت بھری وضاحت پر اس کا سارا غصہ بھک کر کے اڑ گیا اور اس نے مسکراتے ہوئے گجرے پکڑ لیے۔

"ویسے یار تمہاری اس وقت شکل دیکھنے والی تھی' میری مما نے فوراً کہا کہ بیٹا اس کے ساتھ جاؤ کہیں غصے میں گاڑی نہ مار دے حالانکہ میں نے لاکھ کہا کہ بہت سیانا بندہ ہے کم از کم اپنی شادی سے ایک دن پہلے ایسی بے وقوفانہ حرکت نہیں کرے گا۔" اسفر کے شرارتی لہجے پر امجد بھائی نے مصنوعی غصے میں اسے دیکھا اور گاڑی ہوٹل کی پارکنگ میں کھڑی کی...... وہ اندر پہنچی تو مما خاصی بزی تھیں اس لیے اس نے مطلوبہ چیزیں شگفتہ چچی کے حوالے کیں اور خود اپنی کزن نوال وغیرہ کے گروپ کی طرف بڑھ گئی...... پھر تقریب کے اختتام پر وہ اسفر کی مما سے ملی جو کہ گرے کلر کی ساڑی میں خاصی گریس فل لگ رہی تھیں...... اسے دیکھتے ہی وہ بہت خوشدلی سے ملیں پھر باقی ٹائم وہ ان کے پاس کھڑی ان کو ٹائم دیتی رہی۔

شادی والے دن بلیک شارٹ شرٹ والے سوٹ میں اس کی چھب ہی نرالی تھی۔ ہاف سلیو سوٹ میں اس کے گورے بازو دمک رہے تھے...... بالوں کا اسٹائلش سا جوڑا بنائے' گلے میں نازک سا نیکلس پہنے اس کی لمبی گردن خاصی نمایاں ہو رہی تھی...... اور اس دن تو مما

نے خاص طور پر اس کی نظر اتاری تھی۔ وہ ساری لڑکیوں میں بہت منفرد اور اسٹائلش لگ رہی تھی۔ ڈنر کا اہتمام اوپن ایئر میں تھا...... وہ مختلف مہمانوں سے ملتی ہوئی لان کے درمیان میں لگے رنگ برنگی روشنیوں والے فوارے کے پاس پہنچی تو اسے یکدم احساس ہوا کہ ہائی ہیل کا وہ نازک پٹی والا جوتا جواب دے گیا ہے۔

''اوہ مائی گاڈ......!'' اس نے کوفت، غصے اور بے بسی سے جوتے کو دیکھا۔ اس نازک اور خوبصورت جوتے پر اس کی اور نوال کی خاصی جھڑپ ہوئی تھی...... اتفاق سے دونوں کا نمبر ایک تھا اور دونوں کو پوری مارکیٹ گھومنے کے بعد ایک ہی جوتا پسند آیا تھا جو عروبہ نے خاصا لڑ جھگڑ کر خرید لیا تھا اور نوال نے وہیں شاپ پر کھڑے ہو کر اسے خوب کوسا تھا۔ وہ ایک بھی قدم چلنے سے قاصر تھی...... اس نے بے بسی سے ادھر ادھر دیکھا ہر کوئی کھانا کھانے میں مگن تھا۔ جھنجلاہٹ سے وہ پاس رکھی کرسی پر بیٹھ گئی۔

''ارے آپ یہاں بیٹھی ہوئی ہیں جب کہ میں آپ کو ادھر ادھر تلاش کر رہا تھا۔'' بلیک ڈنر سوٹ میں اسفر نے اس کے پاس آ کر کہا۔

''خیریت......'' وہ قدرے طنزیہ انداز میں آہستگی سے گویا ہوئی وہ چند قدم چل کر آگے آیا۔

''ہاں بھئی بہت ضروری بات کرنی تھی۔'' وہ کان کھجاتے ہوئے شرارتی لہجے میں بولا۔ عروبہ نے کوفت سے اپنے جوتے کو دیکھا...... اور پھر اسے دیکھا جو دونوں بازو سینے پر باندھے بہت ریلیکس انداز میں اس کا جائزہ لینے میں مگن تھا جب کہ لبوں پر مسکراہٹ تھی۔

''جی فرمائیے......؟'' عروبہ کو اپنے دل کے دھڑکنے کی صدا اپنے کانوں میں گونجتی محسوس ہوئی۔ اسفر نے بہت دلچسپی سے اسے دیکھا اور ساتھ پڑی خالی چیئر کو تھوڑا سا گھسیٹ کر پاس کیا اور بیٹھ گیا اور بہت گمبھیر لہجے میں گویا ہوا۔

''دیکھیں عروبہ! میں بہت صاف گو بندہ ہوں اور کسی لگی لپٹی کا قائل نہیں۔ میں نے الحمدللہ بہت صاف ستھری زندگی گزاری ہے' آپ میرے بارے میں کسی سے بھی پوچھ سکتی ہیں......''

''لیکن مجھے کیا ضرورت ہے پوچھنے کی؟'' و... نے تیزی سے بات کاٹی۔

''ہاں بھئی بندے کو ایسے ہی کھل کر اعتبار... چاہیے۔'' وہ کھل کر مسکرایا۔

''مطلب کیا ہے آپ کا؟'' وہ ایک... اٹھی۔

''مطلب تو صاف ظاہر ہے، اگرچہ میری والد... بہت ذہین، محنتی اور پڑھا کو لڑکیاں اچھی لگتی ہیں لیکن م... نے ان سے کہا کہ اتنے پڑھے لکھے لوگوں میں ایک... نظر دو کے طور پر نکما اور پڑھائی چور بھی ہونا چاہیے! شکر ہے کہ ان کو میری بات سمجھ آ گئی...... انہوں نے آ... ہی آپ کی مما سے میرے سلسلے میں بات کی ہے اور آپ کی مما نے کہا ہے کہ وہ آپ سے پوچھ کر جواب د... گی۔ میں نے سوچا وہ تو بعد میں جواب دیں گی میں کیوں نہ محترمہ سے دو دو ہاتھ کر لوں، مجھے کیا پتا تھا کہ آپ یہاں اکیلے بیٹھ کر میرا ہی انتظار کر رہی ہیں۔''

''کیا......؟'' وہ بے ساختہ چیخی اور پھر سنبھل... دائیں بائیں دیکھ کر نسبتاً دھیمے لہجے میں بولی۔ ''آپ ک... دماغ ٹھیک ہے؟''

''پہلے تو ٹھیک تھا لیکن ایگزام ڈیوٹی میں خرا... ہو گیا، مجھے کیا پتا تھا کہ آپ نقلیں مارنے کے علاوہ او... بہت سارے کاموں میں ایکسپرٹ ہیں۔''

''آپ......'' اس کی آواز پھنسنے لگی...... اسفر ... شرارتی لہجہ اور ذو معنی نظریں اسے بتا رہی تھیں۔

''ہاں، ہاں بولیں...... میں بہت اچھا ہوں۔'' اس نے مزید چڑایا۔

''آپ سمجھتے کیا ہیں خود کو! میں ابھی آپ کی ... سے آپ کی شکایت لگاتی ہوں۔'' وہ غصے سے اٹھی ... ایک دم پاؤں کے پاس پڑے ٹوٹے ہوئے جوتے ... پڑی تو کوفت کے مارے پھر بیٹھ گئی۔

''مجھے پہلے ہی پتا تھا کہ آپ ایسا نہیں کر سکتیں۔'' اسفر ہنسا۔

''دیکھیں ٹینشن مت لیں، مجھے ماہم نے سب بتا دیا ہے آپ کی اسٹڈی سے دلچسپی والے تمام قصوں سے میں بخوبی واقف ہوں اور ڈر ہیں اس وقت سے اگر بڑے ابا نے کوئی ایسا بندہ ڈھونڈ لیا جو اپنی بیوی کی اسٹڈی کے معاملے میں بھی کریزی ہوا تو آپ کا تو بیڑہ غرق ہو جائے گا۔ مجھے اڑتی اڑتی خبر ملی ہے کہ وہ ایسا بندہ ڈھونڈ چکے ہیں جس نے کہا ہے کہ وہ آپ کو خود ایم فل اور پی ایچ ڈی کروائے گا۔''

''کیا......؟'' عروبہ کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا وہ قطعاً اس کی شرارت نہیں سمجھ سکی تھی۔ اس کی آنکھوں کے سامنے ایک دفعہ پھر موٹی موٹی کتابیں گھومنے لگی تھیں۔

''آپ تو مجھے ایم فل نہیں کروائیں گے نا......؟'' اس کے منہ سے بے اختیار پھسلا۔

''ہرگز نہیں......'' اسفر نے فوراً شوخی سے کہا تو اسے احساس ہوا کہ اس نے کیا کہا ہے...... اس نے فوراً زبان دانتوں تلے داب لی جب کہ اسفر کا بلند اور شوخ قہقہہ فضا میں گونجا تو وہ گڑبڑا گئی۔

''جی......!'' اس کے منہ سے پھنسے پھنسے انداز میں نکلا۔ عروبہ نے سر اٹھا کر اسے دیکھا اس کی آنکھوں میں جگمگاہٹ تھی اور لبوں سے مسکراہٹ پھوٹ رہی تھی۔ اسفر نے اس کے ہونٹوں پر لرزتی خفیف سی مسکراہٹ اور رخساروں پر پھیلتی سرخی کی لہر کو دلچسپی سے دیکھا۔

''خبردار! آپ نے یہاں سے اٹھنا نہیں ہے، میں مما کو یہاں لے کر آتا ہوں اور بتاتا ہوں کہ آج سب کچھ فائنل کر کے ہی جائیں۔'' وہ شوخی سے کہتا ہوا اٹھا اور انگلی سے اسے وارننگ دی...... عروبہ کو اپنا دل ہاتھوں سے نکلتا ہوا محسوس ہوا۔ وہ تیزی سے ایک گروپ کی طرف بڑھا جب کہ عروبہ نے ایک دفعہ پھر ٹوٹے ہوئے جوتے کو دیکھا...... اب پیروں کے ساتھ ساتھ دل بھی وہاں سے اٹھنے سے انکاری تھا...... اس نے لمبا اور طمانیت بھرا سانس لیا اور کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند لیں...... دل میں دھنک رنگوں کی ایک برسات سی اتر آئی تھی۔

رنگین پرنٹنگ، گیٹ اپ، قیمت: -/180 روپے

کوچۂ جاناں

انتخاب: فریحہ خان

کوچۂ جاناں! جہاں دو محبت کرنے والے ایک عرصہ ملتے رہے۔ جہاں دل کی بے اختیاری کا کبھی کسی غزل کی صورت اظہار کیا، کبھی خط کو ذریعہ بنایا اور کبھی موبائل پر SMS سے محبت کو زبان دی۔ چونکہ میں اس عرصہ میں ان کے قریب رہی اس لیے ان کی محبت کو ہمیشہ زندہ رکھنے کیلئے میں نے ان کے محبت ناموں میں شامل مشہور شعرا کی غزلیں، نظمیں، ان کے ایک دوسرے کو بھیجے گئے SMS اس مجموعہ میں شامل کیے ہیں جو تمام محبت کرنے والوں کے لیے ایک خوبصورت تحفہ ہے۔

جہانگیر بکس

آفس فون: 042-7213318 فیکس: 042-7213319
★ بک ڈپو لاہور فون: 042-7220879 ★ مکتبہ کلام کراچی فون: 021-2765086
★ بک ڈپو راولپنڈی فون: 051-5539609 ★ بک ڈپو ملتان فون: 061-4781781
★ بک ڈپو فیصل آباد فون: 041-2627568 ★ بک ڈپو حیدرآباد فون: 0300-3012131

INFO@JBDPRESS.COM
WWW.JBDPRESS.COM